﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ☆ ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۵؍اگست ۲۰۰۰ء شمارہ ۳۴
۲۵؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۵؍ظہور ۱۳۷۹ ہجری شمسی

ہر آدمی تک پہنچنے والی آواز

علامہ قُمِّی کہتے ہیں ایک منادی امام قائم اور اس کے باپ علیہما السلام کے نام کی ندا دے گا اس طرز پر کہ اس کی آواز ہر آدمی تک برابر انداز میں پہنچے گی۔ قمی کہتے ہیں کہ صَیْحَہ سے مراد یہ ہے کہ قائم کی آواز آسمان سے آئے گی۔ حضرت امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ یہ رجعت یعنی امام مہدی کا زمانہ ہو گا۔

(تفسیر صافی۔ سورۃ ق۔ زیر آیت نمبر ۴۲،۴۳۔ از ملا حسن فیض کاشانی۔ انتشارات کتاب فروشی محمودی)

خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے

جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے خطاب میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عورتوں کو نصائح کا دلنشین تذکرہ

(اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ ۲۹؍جولائی): آج قبل دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جا کر خواتین سے خطاب فرمایا۔ یہ خطاب براہ راست مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے تمام دنیا میں Live نشر ہوا۔

عزیزہ مریم جاوید نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرمہ شامہ سخاوت صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اور عزیزہ شازیہ گیلانی نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

آج کے خطاب کے لئے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض نصیحتیں جو آپ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے دیں وہ پیش کرتا ہوں۔ یہ بعض صحابیات کو انفرادی طور پر بھی آپ نے نصیحت کی اور بعض دعائیں دیں اور بعض ایسی بھی صحابیات کا ذکر ہے جنہوں نے شہادت کی درخواست کی اور رسول اللہ ﷺ نے جو دعا دی وہ لفظ بلفظ پوری ہوئی اور اجتماعی طور پر بھی آپ نے صحابیات سے بارہا خطاب فرمایا ہے۔

باقی اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں

اے میرے خداوند! میں تیرا جلال چاھتاھوں۔ اے میرے رب! میرے آقاؐ کی امّت کی اصلاح فرما دے

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱؍اگست ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۱؍اگست ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مضمون کا جو سلسلہ گزشتہ خطبات سے جاری ہے اسے مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضور علیہ السلام کی عربی دعاؤں اور عربی اور فارسی اشعار میں دعاؤں کا صرف ترجمہ پیش کیا اور اسی طرح حضور علیہ السلام کی دعا کے متعلق بعض نثری تحریرات بھی پڑھ کر سنائیں۔ ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا ذکر ہے اور اس سے اس کی حفاظت اور پناہ طلب کی گئی ہے اور دشمنان دین سے انتقام لینے اور ظالموں کے ظلم سے نجات اور جلال الٰہی کے اظہار اور امت محمدیہ کی اصلاح فرمانے کے لئے عاجزانہ التجا کی گئی ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: اے میری پناہ! مجھے سنبھال لے۔ تُو ہی میری سپر ہے۔ اس سے انتقام لے جو دین کو مٹی میں دباتا ہے۔ اے میرے رب! میری قوم جہالت کے اندھیرے میں اتاری گئی ہے، ظلم کی رات لمبی ہو گئی ہے۔ اے میرے رب! تو مدد کر۔ تو رحیم ہے، مہربان ہے، اپنے بندوں کو مہلک وبال سے بچا لے۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے تمام دنیا کا ظلم برداشت کر لیا مگر تیری جدائی ہم سے برداشت نہیں۔ تیرے فضل سے ہم دشمنوں سے بچائے گئے مگر تیرے جمال نے ہمیں قتل کر دیا۔ اے میرے خداوند! میں تیرا جلال چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میرے آقاؐ کی امت کی اصلاح فرما دے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کے بعض فارسی اشعار کا ترجمہ بھی حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنایا۔ ان میں بھی محبت الٰہی کے حصول اور سب دنیا کو فساد سے رہائی دلانے اور فیصلہ کن نشان ظاہر کرنے اور انجام بخیر ہونے کے لئے دردمندانہ دعائیں کی گئی ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کشتی نوح سے حضور علیہ السلام کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی جس میں آپ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ دعا دیتے ہیں کہ "دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے"۔

بقیہ: مستورات سے خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی روایت ابوداؤد کتاب الجنائز سے لی گئی ہے۔ حضرت اُسیدؓ ایک دستی بیعت کرنیوالی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بیعت لیتے وقت جو عہد اُن سے لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی اور نہ واویلا کریں گی، نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھیریں گی۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز)

ایک دوسری روایت میں جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ عورتوں سے جب بیعت لیتے تھے تو اس وقت آپؐ نے ان سے یہ عہد بھی لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ عورتوں نے کہا کہ کچھ عورتوں نے جاہلیت میں ہماری مرگ پر بین کرنے میں ہماری مدد کی تھی، کیا اب ہم اسلام کی حالت میں اُن کی مدد کر سکتی ہیں؟۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اس قسم کی کوئی مدد جائز نہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ)

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ مومن عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کی آزمائش کی جاتی تھی اور شرک نہ کرنے، چوری اور زنا نہ کرنے کی بیعت لی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جو مومن عورتوں میں سے اس کا اقرار کرتی تھی تو گویا وہ ایک مشکل امر کا اقرار کرتا تھا۔ اور نبی کریم ﷺ جب عورتوں سے ان کی زبان سے یہ عہد لیتے تھے۔ آپ ان کو فرماتے تھے: اب جاؤ، مَیں نے آپ کی بیعت لے لی۔ اور خدا کی قسم کبھی بھی رسول اللہ کا ہاتھ بیعت میں کسی عورت کے ہاتھ سے مَس نہیں ہوا کیونکہ آپ عورتوں سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے سوائے اس عہد کے جس کا اللہ نے حکم دیا اور کوئی عہد نہیں لیا۔ اور آپؐ ان سے بیعت لے کر فرماتے تھے: میں نے تم سے زبانی بیعت لے لی۔ (صحیح مسلم کتاب الأمارة۔باب کیفیة بیعة النساء)

ایک مسند احمد بن حنبل میں حضرت اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ۔ کتاب الادب)

ایک ترمذی کتاب الاستئذان سے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔ (ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التعلیم علی النسآء)

بخاری کتاب العلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ: عورتوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ کی ذات کے بارہ میں مرد ہم پر غالب آگئے ہیں۔ پس آپؐ ایک دن ہمارے لئے خاص طور پر مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے ایک دن ان کے لئے مقرر فرمایا جس میں آپ ان سے ملاقات فرماتے تھے۔ آپ ان کو وعظ فرماتے اور ارشادات فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی عورت نہیں ہے جو اپنے تین بچے آگے بھجواتی ہے مگر وہ اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں۔ فرمایا: ہاں خواہ دو ہی کیوں نہ ہوں۔ (بخاری، کتاب العلم۔باب ھل یجعل نساء یوم)

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی وفات پر صبر سے کام لیتی ہیں وہی بچے ان کے لئے بعد میں نجات کا موجب بن جاتے ہیں۔

ایک دفعہ اسماءؓ بنت یزید انصاری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا: حضورؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مَردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُن کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔

حضور ﷺ اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟

صحابہؓ نے عرض کیا: حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے خاتون! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔ (اُسدالغابة فی مَعرفة الصحابة۔ تذکرہ اسماء بنت یزید، صفحہ ۳۹۹۔ الاستیعاب فی مَعرفة الاصحاب صفحہ ۷۲۶ تذکرہ اسماء بنت یزید)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اَسماء بنت اَبی بکرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں حضورؐ نے ان سے اِعراض کیا اور فرمایا۔ اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو اسکے لئے مناسب نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اسکے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے۔ (ابوداؤد کتاب اللباس)

ایک روایت ابو داوٗد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں"۔ (ابوداؤد کتاب اللباس)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آج کل کے زمانہ میں رواج ہے کہ مرد عورتوں کی طرح بال بڑھا لیتے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرح اپنے بال کٹوالیتی ہیں۔ مجھے بھی ایک بچی ملنے آئی تھی۔ اس کا یہی حال تھا۔ اس کو میں نے نصیحت کی اس نے توبہ کی اور مجھے کہا کہ اب میں جا کر اپنے بال بڑھالوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس قسم کے لطیفے بھی بہت مشہور ہیں کہ ایک آدمی اچانک غسل خانہ میں گیا۔ غلطی سے وہاں کوئی اس قسم کی عورت نہارہی تھی تو اس نے کہا Excuse me sir، معاف کرنا بھائی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ زمانے کا بگڑا ہوا رواج ہے۔ اس سے احمدی خواتین کو پوری طرح توبہ کرنی چاہئے اور احمدی مردوں کو بھی۔

ایک ابن ماجہ ابواب النکاح سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کسی انصاری عزیزہ کی شادی کی۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تحفے تحائف بھی بھجوائے ہیں عرض کیا کہ حضور بھجوائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجی ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ انصار ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں۔ تمہیں چاہیئے تھا کہ انہیں ایسی گانے والیاں بھیجتیں جو کہتیں اَتَینَا کُم اَتَینَا کُم فَحَیَّانَا وَ حَیَّا کُم۔

(ابن ماجه، ابواب النکاح۔ باب الغناء والدف)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ شعر آنحضرت ﷺ نے اسی وقت بنا کر ان کو سکھایا۔ ترجمہ یہ ہے یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں تمہیں خوش آمدید کہنے کے لئے۔ پس خوش آمدید کہو۔

خالد بن ذکوان بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری شادی کے روز تشریف لائے اور میرے بچھونے پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو۔ ہماری کچھ بچیاں ڈھولک کی تھاپ پر جنگ بدر میں اپنے شہید ہونے والے بزرگوں کے نوحے گا رہی تھیں کہ اچانک ان میں سے ایک لڑکی یہ پڑھنے لگی کہ "ہمارے اندر ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل کی بات بھی جانتا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا: یہ مت کہو ہاں جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہ بے شک پڑھتی رہو۔

(بخاری کتاب النکاح۔ باب ضرب الدف فی النکاح والولیمة)

ایک اور روایت ابن ماجہ کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ فاطمہ کو (رخصتی کی غرض سے) دلہن کے طور پر تیار کرو۔ ہم نے اس کے کمرے کو لیپ پوت کر ٹھیک کیا۔ تکیہ اور گدّے نرم نرم کھجور کے چھلکوں کے تیار کئے۔ پھر ہم نے کھانے کے لئے کھجور اور کشمش اور پینے کے لئے میٹھے پانی کا انتظام کیا اور ہم نے کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کیلئے ایک لکڑی کونے میں گاڑی۔ اس طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی سے بڑھ کر کوئی خوبصورت رخصتانہ ہم نے نہیں دیکھا۔ (ابن ماجه، کتاب النکاح، باب الولیمة)

ابوداوٗد سے ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اُسے اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کردے۔) (سنن ابو داؤد۔ باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یشارھا)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو مغرب میں الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمان بچیوں کی زبردستی شادی کی جاتی ہے یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اب بگڑے ہوئے زمانے کے مسلمان یہ کرتے ہوں تو کرتے ہوں۔ اللہ کے فضل سے احمدیوں میں پوری کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو۔

ایک مسند احمد بن حنبل سے روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ یعنی اس کے دیور نے رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اُس کا رشتہ اسکی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اسکے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اسکے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اسکا رشتہ کیا ہے۔ حضور ﷺ نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر بچے کے چچا (یعنی عورت کے دیور) سے اسکا رشتہ کر دیا۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ۔ کتاب النکاح)

سنن ابی داوٗد میں یہ روایت ہے ایک بار ایک صحابی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بچے کو اس سے لینا چاہا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میرا پیٹ اس کا ظرف، میری چھاتی اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کا گہوارہ تھا اور اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرلو تم بچے کی سب سے زیادہ مستحق ہو۔

(ابوداؤد۔ کتاب الطلاق باب من احق بالولد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل وصورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ﷺ ملنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضورؐ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔(ابوداؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی القیام)

ایک لمبی روایت ابوداؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن اَعْبُد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا مَیں تجھے اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا ایک واقعہ نہ سناؤں؟ حضرت فاطمہؓ تمام رشتہ داروں میں حضور ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ مَیں نے کہا کیوں نہیں، ضرور سنائیں۔ اس پر حضرت علیؓ سنانے لگے کہ چکّی چلا چلا کر فاطمہ کے ہاتھ میں گٹے اور پانی ڈھو ڈھو کر سینے پر مشکیزہ کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے کچیلے ہو جاتے تھے۔ اس عرصہ میں حضور ﷺ کے پاس کچھ خادم آئے۔ مَیں نے کہا، بہتر ہوگا اگر آپ اپنے والد محترم کے پاس جا کر کوئی خادم مانگ لیں۔ وہ حضور ﷺ کے پاس آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس دن واپس آگئیں۔ پھر دوسرے دن حضور ﷺ خود اُن کے پاس گئے اور پوچھا کسی چیز کی ضرورت ہے؟۔ وہ خاموش رہیں۔ مَیں نے کہا حضورؐ مَیں بتاتا ہوں کہ یہ کس لئے آئی ہے۔ چکّی چلا چلا کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں، مشک اٹھا اٹھا کر سینے پر نشان پڑ گئے ہیں۔ جب آپؐ کے پاس خادم آئے تو مَیں نے کہا کہ جا کر اپنے لئے ایک خادم مانگ لو تا کہ وہ اس جانکاہ محنت سے بچ سکے۔ حضور علیہ السلام یہ سُن کر فرمانے لگے: فاطمہ! اللہ سے ڈرو، اپنے ربّ کے فرائض ادا کرو۔ گھر کے کام کاج خود کرو۔ جب رات کو سونے لگو تو تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰه، تینتیس بار اَلْحَمْدُلِلّٰه اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَکْبَر کا ذکر کرو۔ کُل سو بار ہوئے۔ یہ نوکر چاکر کی تمنا سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: مَیں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی رضا پر راضی ہوں۔

(ابو داؤد کتاب الخراج والفیئ والامارة باب فی بیان مواضع قسم الخمس)

ایک حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو مقامِ جِعْرَانَہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی یہاں تک کہ حضور ﷺ کے قریب آگئی تو حضورؐ نے اُس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ مَیں نے (لوگوں سے) پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے؟۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔(ابوداؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی برّالوالدین)

ایک روایت بخاری کتاب الانبیاء سے لی گئی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔(بخاری۔ کتاب الانبیاء باب خلق آدم وذریته)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس قسم کی ایک روایت بائبل میں ملتی ہے جس میں آدم کی پسلی سے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ قرآن کریم ایسی کسی روایت کو بیان نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس روایت کی بھی گویا تشریح فرما دی۔ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا سے مراد یہ ہے کہ عورت خدا کے فضل سے اپنے اندر ایک نزاکت کا حسن رکھتی ہے اور پسلی کا سب سے اعلیٰ حصہ وہ ہوتا ہے جو زیادہ مڑا ہوا ہوتا ہے۔ جو بظاہر عورت میں ایک کجی بھی ہوتی ہے، ایک نخرہ بھی ہوتا ہے مگر سب سے زیادہ خوبصورتی اس میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اس قسم کے نخروں سے کام لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا کہ اس کو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ عورت کا سارا حسن جاتا رہے گا۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابن ماجہ کتاب النکاح میں بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اُسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوتی ہے۔(مسلم، کتاب النکاح باب الوصیة بالنساء)

پس مردوں کو خصوصیت سے یہ نصیحت ہے۔ بعض عورتوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ بعض ان کو شکل کا طعنہ دیتے ہیں۔ ان کی بعض اداؤں کے طعنے دیتے ہیں۔ یہ نہایت ناجائز حرکت ہے اور ہرگز اللہ کو پسند نہیں۔ اس لئے ان میں جو اچھی باتیں دیکھیں اس کی تعریف کیا کریں اور بری بات سے پردہ پوشی کریں۔

صحیح بخاری میں حضرت رسول کریم ﷺ کی یہ روایت درج ہے کہ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُنَّ عَلَی الْوَلَدِ وَ اَرْعَاهُنَّ عَلَی الزَّوْجِ ۔کہ قریش کی عورتیں کس قدر اچھی ہیں بچوں سے محبت رکھتی ہیں اور شوہروں کے مال واسباب کی نگرانی کرتی ہیں۔(صحیح بخاری کتاب النکاح)

ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیان ہوئی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی۔ اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔"(مسند امام احمد بن حنبل)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "جس دروازے" کا محاورہ ہے مراد یہی ہے کہ اس نے ہر پہلو سے ایسی نیکیاں کی ہیں کہ جو اس کو جنت کا حقدار بناتی ہیں۔

ایک روایت بخاری کتاب النفقات سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے اور وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سوائے اس کے کہ میں خود اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں۔ آپؐ نے فرمایا مناسب طور پر صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کی ضرورت کے لئے کافی ہو۔(بخاری کتاب النفقات)

حضور نے فرمایا کہ پس اگر کچھ بخیل خاوندوں کی بیویاں موجود ہوں تو یاد رکھ لیں کہ اتنا ہی نکالا کریں جتنا ضرورت کے لئے مجبوری ہے۔

ایک روایت زینبؓ زوجہ عبداللہ سے ہے۔ وہ کہتی ہیں میں مسجد میں تھی، میں نے نبی کریمؐ کو دیکھا آپؐ فرما رہے تھے کہ (اے عورتو!) صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیورات میں سے ہی کیوں نہ کچھ دینا پڑے اور زینبؓ (اپنے خاوند) عبداللہؓ اور اپنی گود میں (پلنے والے) یتیم بچوں پر خرچ کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے عبداللہؓ سے کہا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں تم پر اور ان یتیم بچوں پر جو میری گود میں ہیں خرچ کروں تو کیا میری طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم خود رسول اللہ سے پوچھو۔ چنانچہ میں رسول اللہ کی طرف روانہ ہوئی۔ میں نے انصار کی ایک اور عورت کو دروازے پر موجود پایا۔ اسے بھی میری طرح کا مسئلہ درپیش تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم نے کہا نبی کریمؐ سے پوچھو کہ اگر میں اپنے خاوند اور گود میں پلنے والے یتیم بچوں پر خرچ کروں تو مجھ سے صدقہ ہو جائے گا اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا (کہ پوچھنے والی کون ہیں)۔ بلالؓ نے آپؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں۔ بلالؓ نے کہا: زینب۔ آپؐ نے فرمایا کونسی زینب؟۔ عرض کیا عبداللہؓ کی بیوی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ رشتہ داری کا اجر بھی اور صدقہ کا اجر بھی۔

(بخاری کتاب الزکاة)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بظاہر تو حضرت بلالؓ نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں بتائیں گے مگر رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے بعد اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ نہ بتائیں چنانچہ انہوں نے ان کا یہ راز کھول دیا۔

حضرت اُمّ علاءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی اور آنحضرت ﷺ عیادت کے لئے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلی کے لئے فرمایا۔ اُمّ علاءؓ! بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔(ابوداؤد کتاب الجنائز۔ باب عیادة النساء)

پس مرض کے وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ جو بھی ہم نے تکلیف اٹھائی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں ہمارے گناہ دھو دے۔

ایک روایت بخاری کتاب الجنائز میں درج ہے۔ حضرت اسامہؓ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ کی ایک صاحبزادی نے حضورؐ کو پیغام بھجوایا کہ میرا بیٹا مرنے کے قریب ہے۔ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ حضورؐ نے جواباً سلام بھجوایا اور فرمایا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو کچھ اس نے عطا کیا۔ اور ہر ایک شخص کی ایک مقررہ میعاد اس کے ہاں مقرر ہے۔ پس چاہئے کہ تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے دوبارہ پیغام بھجوایا۔ آپؐ کو قسم دیتے ہوئے کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ آپ اٹھے اور آپؐ کے ساتھ سعدؓ بن عبادہ، معاذؓ بن جبل، ابیؓ بن کعب، زیدؓ بن ثابت اور کچھ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی چلے۔ حضورؐ کی خدمت میں بچہ پیش کیا گیا اور اس کے سانس اکھڑ رہے تھے۔ راوی کہتا ہے یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ ایک پانی کا مشکیزہ ہے۔ یعنی اس کی چھاتی سانس کی تکلیف سے پھولی ہوئی تھی۔ آنحضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل میں یہی وجہ تھی جو حضورؐ نے پہلے انکار کیا تھا کیونکہ آپ کو پتہ تھا کہ آپ یہ تکلیف دہ منظر برداشت نہیں کر سکیں گے۔

سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا یہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے انہی پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الجنائز)

ایک اور روایت بخاری کتاب الجنائز میں حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے روکتے۔ لیکن اس بارہ میں سختی نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب اتباع النساء الجنائز)۔ حضور نے فرمایا کہ جنازے کے ساتھ جانے سے روکنے کی جو وجہ تھی یہ تھی کہ بعض دفعہ عورتیں نوحہ وغیرہ کیا کرتی تھی۔ لیکن اگر عورت جائے اور اصرار کرے کہ میں نے جانا ہے تو رسول اللہ ﷺ اسے سختی سے نہیں روکا کرتے تھے۔

حضرت امّ سلیمؓ آنحضرت ﷺ سے حد درجہ محبت کرتی تھیں، آپ اکثر ان کے مکان پر تشریف لے جاتے اور دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔ جب بستر سے اٹھتے تو وہ آپ کے پسینے اور ٹوٹے ہوئے بالوں کو ایک شیشی میں جمع کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری الجزء الثانی)

حضرت امّ سلیمؓ نہایت صابر اور مستقل مزاج تھیں، ابو عمیر ان کا بہت لاڈلا اور پیارا بیٹا تھا لیکن جب اس نے انتقال کیا تو نہایت صبر سے کام لیا اور گھر والوں کو منع کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ کی خبر نہ کریں۔ رات کو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو ان کو کھانا کھلایا اور نہایت اطمینان سے بستر پر لیٹے، کچھ رات گذرنے پر ام سلیمؓ نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، لیکن عجیب انداز سے۔ بولیں اگر تمہیں کوئی شخص عاریۃً ایک چیز دے اور پھر اس کو واپس لینا چاہے تو کیا تم اس کے دینے سے انکار کرو گے؟ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کبھی بھی نہیں، تو پھر فرمایا اب تم کو اپنے بیٹے کی طرف سے صبر کرنا چاہئے۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر خفا ہوگئے کہ پہلے کیوں نہ بتلایا۔ صبح اٹھ کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا نے اس رات تم دونوں کو بہت برکت دی ہے۔ (صحیح بخاری الجزء الثانی) ۔ یعنی خدا نے پہلے ہی حضور کو اس کی اطلاع کردی تھی کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ نے جب وفات پائی۔ آنحضرت ﷺ غزوہ کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن جب واپس آئے اور اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا "عثمان ابنؓ مظعون پہلے جاچکے اب تم بھی ان کے پاس چلی جاؤ۔" اس فقرہ نے عورتوں میں کہرام برپا کردیا۔ حضرت عمرؓ اٹھے تاکہ ان پر سختی کر کے ان کو بند کریں۔ آپؐ نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا "رونے میں کچھ حرج نہیں لیکن نوحہ وبین شیطانی حرکت ہے اس سے قطعاً بچنا چاہئے"۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوئیں۔ وہ قبر کے پاس بیٹھ کر روتی جاتی تھیں اور آنحضرت ﷺ کپڑے سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ المجلد الثانی ۔ ذکر حضرت رقیہؓ ۔مطبع دارصادر بیروت)

ایک روایت مسلم کتاب الجنائز میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد کی صفائی اور اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا تو آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی؟ دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے متعلق حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے بتایا کہ قبر کہاں ہے تو آپؐ نے وہاں جا کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ میری نماز اور دعا کی وجہ سے ان کو منور اور روشن فرمادیتا ہے۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الصلوٰۃ علی القبر)

تو یہ بھی حضور اکرم ﷺ کی فصاحت وبلاغت ہے جو ہمیشہ ہی نشان دکھلاتی تھی۔ وہ سیاہ رنگ کی عورت تھی تو فرمایا کہ اس کی سیاہی کا سوال نہیں ساری قبریں ہی تاریکی سے بھری ہوتی ہیں مگر میری دعا سے منور ہو جاتی ہیں۔

بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ سے عذاب قبر کی بابت دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں، عذابِ قبر سچ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی بھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر آپ اس میں عذاب قبر سے بخشش طلب کیا کرتے تھے۔ (بخاری، کتاب الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرتؐ کی ہر نماز کے وقت یہ دعا سنی ہو مگر جب بھی سنی یہ سنا کہ آپؐ عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ایک روایت بخاری ہی میں حضرت زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئی۔ وہ فرمانے لگیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی (عزیز) کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے کہ جس کے لئے وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔ یعنی عدت مقرر ہے۔ (سوگ نہ کرنے سے مراد ہے زیبائش اور بناؤ سنگار سے پرہیز رکھے)۔ کہتی ہیں پھر میں زینبؓ بنت جحش کے پاس آئی جب ان کا بھائی فوت ہوا۔ انہوں نے (تیسرے دن کے بعد) کچھ خوشبو منگوا کر لگائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے اس خوشبو وغیرہ کی کوئی حاجت یا ضرورت تو نہیں مگر میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے۔ جس پر وہ چار ماہ دس دن کی جو عدت مقرر ہے وہ تو قرآن کریم کا حکم ہے۔ (بخاری کتاب الجنائز۔ باب احداد المرأۃ علی غیر زوجھا)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ (آخری دفعہ) بیمار ہوئے تو آپ کی کسی بیوی نے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا اور جس کا نام ماریہ تھا۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملک حبشہ میں رہ چکی تھیں۔ ان دونوں نے اس گرجے کی خوبصورتی اور اس کی تصاویر وغیرہ کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی نیک آدمی مرجاتا تھا تو اس کی قبر پر عبادت گاہ تعمیر کر لیا کرتے تھے۔ پھر اس میں اس طرح کی تصویریں بنا ڈالتے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز ۔ باب بناء المسجد علی القبر)

ایک لمبی روایت ہے بخاری کتاب الجنائز میں خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت اُمّ عَلاء جس نے نبی کریمؐ کی بیعت کی تھی اس نے مجھے بتایا کہ مہاجرین قرعہ کے ذریعہ تقسیم کئے گئے اور عثمان بن مظعونؓ ہمارے حصہ میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھر لے آئے۔ ان کو ایسی بیماری پیش آگئی جس میں ان کی وفات ہوئی۔ وفات کے بعد ان کو غسل دے کر کفن دیا گیا تو رسول اللہ تشریف لائے۔ میں نے کہا: ابو سائب (یہ عثمان بن مظعون کی نعش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) اللہ کی رحمتیں تجھ پر ہوں میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا نے تجھے عزت دی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تجھے کیسے پتہ کہ اللہ نے اسے عزت دی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! (اسے بھی نہیں یعنی جب آپؐ تشریف لائے ہیں اسے بھی عزت نہیں ملی) تو پھر کسے اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا بس اس کو جب موت آگئی تو میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا کی قسم! میں اللہ کا رسول ہو کر بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ اُمّ عَلاء کہتی ہیں خدا کی قسم اس کے بعد سے میں کسی کو (حتمی طور پر) پاکباز قرار نہیں دیتی۔

(بخاری، کتاب الجنائز ۔ باب الدخول علی میت بعد الموت)

حضرت سمیہؓ کا اسلام قبول کرنے والوں میں ساتواں نمبر تھا۔ حضرت سمیہؓ کو بھی خاندانِ مغیرہ نے شرک پر بہت مجبور کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے عقیدہ پر نہایت شدت سے قائم رہیں۔ مشرکین ان کو مکہ کی جلتی تپتی ریت پر لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ ادھر سے گذرتے تو یہ حالت دیکھ کر فرماتے: اے آل یاسر! صبر کرو اس کے عوض تمہارے لئے جنت ہے۔ دن بھر اس مصیبت میں رہ کر شام کو نجات ملتی تھی۔ ایک مرتبہ شب کو گھر آئیں تو ابو جہل نے ان کو گالیاں دینی شروع کیں اور پھر اس کا غصہ اس قدر تیز ہوا کہ اٹھ کر ایسا نیزا مارا کہ آپ شہید ہوگئیں۔ ان کے بیٹے حضرت عمارؓ نے آنحضرت ﷺ سے آکر کہا کہ اب تو حد ہوگئی۔ آنحضور ﷺ نے صبر کی تاکید فرمائی، اور کہا "خداوندا! آل یاسرؓ کو جہنم سے بچا"۔ یعنی اس دنیا میں جو دنیا کی جہنم گرمی کی تھی وہ تو انہوں نے دیکھ لی۔ تو آخرت کی جہنم سے بچا۔ غزوہ بدر میں جب ابو جہل مارا گیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "دیکھو تمہاری ماں کے قاتل کا خدا نے فیصلہ کردیا"۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ المجلد الثامن۔ ذکر حضرت سمیہؓ)

ایک روایت ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔ (ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مساجد اُن کے گھروں کے اندر ہیں۔ (مسند احمد باقی المسند الانصار)

ایک روایت بخاری کتاب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں ہے۔ جو اس قدر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چھوڑو۔ تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم! تم تھک اور اُکتا جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نہیں اُکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت اختیار کی جائے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان ۔ باب احب الدین الی اللہ ادومہ)

حمیضہ بنت یاسرؓ اپنی دادی یسیرہؓ سے روایت کرتی ہیں جو مسلمان مہاجر خواتین میں سے تھیں۔ یُسیرہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ اے مومن عورتو! تم لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ (کثرت سے) پڑھا کرو۔ اور سُبْحَانَ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ بھی بہت پڑھا کرو اور غفلت نہ کیا کرو۔ اور غفلت کرتے ہوئے کہیں رحمت اور محبت کو نہ بھول جانا (اور تسبیح کرتے ہوئے) انگلیوں کے پوروں پر گنتی کر لیا کرو کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ گواہی دیں گے۔ (مسند امام احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہمیں ارشاد ہوتا تھا کہ ہم دونوں عیدوں کے موقع پر حائضہ عورتوں اور پردے والی عورتوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں۔ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعا میں شریک ہوں اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ اتنا غربت کا وقت تھا کہ بعض عورتوں کے پاس اوڑھنی تک نہ تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چاہئے کہ اس کی ساتھی اپنی اوڑھنی اسے بھی اوڑھادے۔ (بخاری، کتاب الصلاۃ)

ایک روایت بخاری میں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ مسلمان مومن عورتیں آپ کے ساتھ اوڑھنی لئے ہوئے نماز فجر میں شریک ہوتی تھیں۔ پھر وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹتی تھیں تو کوئی انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔ (بخاری کتاب الصلاۃ)

ایک روایت بخاری کتاب الصلاۃ سے لی گئی ہے جو

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دعاؤں کا صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔ دلی جوش چاہئے اور رقت اور گریہ بھی ہو

اضافۂ علم و معرفت، طہارت و پاکیزگی نفس، بیماریوں سے شفا یابی، مصائب سے محفوظ رہنے، محبت الٰہی اور گناہوں سے نجات اور بخشش کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف ادعیۂ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز-
فرمودہ ۱۴؍جولائی ۲۰۰۰ء ۱۴؍وفا ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين–

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ دعاؤں کا جو سلسلہ ایک لمبے عرصے سے جاری ہے اس میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون شروع ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں اس کا آغاز ہوا تھا اور ابھی یہ جاری ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے کب تک جاری رہے گا۔ کچھ اس میں الہامی دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھائی گئیں۔

سب سے پہلے اضافۂ علم و معرفت کے لئے جو دعائیں ہیں ان میں سے یہ الہامی دعا سناتا ہوں۔ ۷؍جون ۱۹۰۶ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّیَةَ کہ اے میرے رب! مجھے وہ انوار دکھا جو محیط کل ہوں۔ اس کا ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا ہے۔ دوسری ہے ۱۹۰۶ء کے الہامات میں یہ دعا کہ رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ عِنْدَكَ کہ اے میرے رب! مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ پھر ۲۰؍جولائی ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کہ اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھا۔ اس دعا کو میں عموماً اس طرح ملا کے پڑھا کرتا ہوں کہ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ یہ دونوں اکٹھی میں نے تجربہ کیا ہے طلباء کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی یہ اکٹھی پڑھنی بہت مفید رہتی ہیں۔

توفیق فہم و علم کی دعا۔ حقیقة الوحی میں یہ دعا درج ہے وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبَّنَا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. وَهَبْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ فَهْمَ الدِّیْنِ الْعَظِیْمِ وَعَلِّمْنَا مِنْ لَّدُنْكَ عِلْمًا۔ (حقیقة الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸)۔ ترجمہ: اور سوائے اللہ کے فضل کے مجھے کوئی توفیق اور طاقت نہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں راستہ کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

سیدھے راستہ کی طرف ہدایت اور راستہ کا فہم یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ سیدھے رستہ پر چلنا تو اور بات ہے لیکن اس کی اونچ نیچ سے واقف ہونا اور اس کا فہم کہ کیسے رستہ پر قدم اٹھانے چاہئیں یہ زائد ساتھ دعا شامل کی گئی ہے اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

طہارت و پاکیزگی کی دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریباً ۱۸۸۷ء میں تحریر فرماتے ہیں: "عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوئے جن میں ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَ طَهِّرْنِیْ تَطْهِیْرًا ۔ اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ صاحب نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ صاحب کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان سے ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی تھی"۔ (نزول المسیح ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۴، ۶۱۵)۔ اب یہ تحریر ۱۸۸۷ء کی ہے اور مولوی عبداللہ صاحب کی وفات ۱۵؍فروری ۱۸۸۱ء ہے۔

مصیبت اور بیماری سے نجات کی الہامی دعا۔ اندازاً ۱۸۸۰ء کی بات ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت قولنج خونی پیچش کی حالت میں سولہ دن گزر گئے کیونکہ یہی بیماری ایک اور شخص کی آٹھویں دن جان لے چکی تھی اس لئے گھر والوں نے مایوس ہو کر آپ پر سورۃ یٰسین بھی تین مرتبہ پڑھ دی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی"۔ چنانچہ الہام کے مطابق حضور نے دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی تھی ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھ کر سینہ دونوں ہاتھوں اور منہ پر پھیرے۔ حضور فرماتے ہیں: "مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے یہاں تک کہ سولہ دن کے بعد بیماری بکلی چھوڑ گئی"۔ (تریاق القلوب۔ صفحہ ۳۶، ۳۷)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الفاظ میں اللہ کا شکر کرتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے اے اللہ رحمتیں بھیج آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔

شفاء مرض کی ایک اور دعا۔ ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا ورد کیا جائے یَا حَفِیْظُ یَاعَزِیْزُ یَارَفِیْقُ ۔ یعنی اے حفاظت کرنے والے، اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی۔

موذی بیماری سے شفا کی دعا۔ ۲۷؍جنوری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں رخسار پر ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی۔ دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے جن کے دم کرنے سے فوراً صحت ہوئی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ ، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِیْمِ . یَا حَفِیْظُ یَاعَزِیْزُ یَارَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ ۔ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے اے عزت و غلبہ والے ساتھی۔ اے دوست مجھے شفا دے۔

مرض سے شفا کی ایک اور دعا۔ ۱۹۰۶ء میں بیماری کی حالت میں یہ دعا الہام ہوئی اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ ۔ کہ اے میرے رب مجھے اپنی طرف سے شفا عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

مصیبت سے بچنے کی دعا۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں دیکھا کہ آگ دھواں اور چنگاریاں اڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اس حال میں آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں یا حَیُّ یا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ . اِنَّ رَبِّی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ اے زندہ اور ہمیشہ قائم ودائم رہنے والی ہستی میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

مال میں برکت کی دعا۔ ۴ / مارچ ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا کہ آپ روپوؤں سے بھرا ایک کاغذی تھیلا سفید رومال میں باندھ رہے تھے اور بطور الہام یہ دعا زبان پر جاری ہوئی۔ رَبِّ اجْعَلْ بَرَكَةً فِیْهِ۔

اس سلسلہ میں یاد رکھیں جو بیماری سے شفا کی دعائیں بتلائی گئی ہیں ہر بیماری سے شفا ممکن ہے سوائے مرض الموت کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ اِلَّا الْمَوْت۔ تو یہ خیال کرنا کہ ہم ہر دوا سے موت کو ٹال دیں گے یہ بالکل جھوٹ ہے، یہ وہم ہے محض۔ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو لازماً آنی ہے اور وہ انسان کو حقیقی انکساری اور اللہ کے خوف کا سبق دیتی ہے۔

مال میں برکت کی دعا کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جب بھی خدا کوئی مال عطا فرمائے تو ضرور اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے ورنہ کثیر مال بھی بغیر برکت کے یونہی ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور ضائع ہو جاتا ہے۔ انسان خود ضائع نہ کرے تو اولاد ضائع کر دیتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ مال خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو جب بھی اللہ عطا فرمائے اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے۔

برکت کی ایک اور دعا۔ قریباً ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی دعا سکھلائی اور پھر کمال لطف و احسان سے اس کے منظور ہونے کی خبر بھی عطا فرمائی۔ یہ بات براہین احمدیہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ میں درج ہے۔ دعا یہ ہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَكًا حَیْثُ مَا كُنْتُ۔ کہ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بودوباش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض وِرد اور دعائیں جو نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکلات میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمائیں وہ ایک دعا یہ ہے۔ آپ کے خط کا اقتباس یہ ہے: آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم چار دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْث۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں"۔

(مکتوبات احمد جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۳۳)

ایک بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد رکھنی چاہئے کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ نماز میں دعا نہ کی جائے اور جب سلام پھیر دیا جائے تو پھر دعائیں کی جائیں۔ یہی دستور ہے لیکن نماز کے بعد چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، دن رات دعائیں کی جاتی ہیں اور کرنی چاہئیں۔ تو یہی مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معلوم ہوتی ہے کہ دعا میں محض نماز کی دعاؤں پر انحصار نہ کریں بلکہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ میں یہ روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ "استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں ...... یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھو۔ ترجمہ: (یہ مرتب کا ترجمہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ترجمہ نہیں)۔ "اے زندہ اور قائم رہنے والے خدا میں تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے"۔

اسم اعظم کے متعلق پہلے بھی میں نے بیان کیا تھا کہ مختلف اسماءِ اعظم بیان ہوئے ہیں اور ان میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو سکھایا گیا "رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ" ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶ / نومبر ۱۹۰۲ء کو تحریر فرمایا: "رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا یہ آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کہ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی"۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے مختلف رفقاء کو اپنے خطوط میں رکوع اور سجود میں اور قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بتکرار صدق دل تذلل و عجز سے یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

(مکتوبات جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۸)

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک دفعہ مجھے بھی اسی طرح تین بھینسے خواب میں دکھائی دئے جو باری باری حملہ کرتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کسی گہری بیماری سے نجات کی خوشخبری تھی اور پہلے دو تو حملہ کر کے پھر ایک طرف رخ کر کے چلے جاتے ہیں اور آخری پیچھے پڑتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے سینگوں پہ اٹھا لے گا۔ اسی خواب میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم و مغفور کو بھی میں نے دیکھا وہ ساتھ ہیں یعنی اس وقت دکھائی دے رہے ہیں جس کے بعد وہ جو بلا تھی وہ ٹل گئی اور منصور نام میں جو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نصرت فرمائے گا یہ خوشخبری بھی ساتھ ہی عطا ہو گئی۔

درود شریف اور استغفار کی تلقین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم کے نام ایک خط میں نصیحت فرمائی، بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھا کریں اور دلی محبت اور اخلاص سے پڑھیں، یہ نسبتاً لمبا خط ہے میں نے صرف چھوٹا سا اقتباس یہ لیا ہے۔ جو دعا سکھائی درود کی وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہ وہی دعا ہے جو التحیات کے وقت ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے۔ فرمایا یہی درود شریف پڑھیں اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارتِ رسول اللہ ﷺ کی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت مؤثر ہے"۔ (مکتوبات جلد ۵ صفحہ ۷)۔ یہاں یہ جو ہے زیارتِ رسول ﷺ کی ہو جاتی ہے، زیارت پر بندے کا اپنا اختیار نہیں ہے۔ یاد رکھیں یہ دعا کرتے رہیں مداومت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ جب بھی احسان فرمائے گا تو زیارت ہو جائے گی۔

دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا دُرود شریف۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِقَدْرِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔ (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰، ۱۱)۔ برکات الدعا میں یہ درج ہے۔ اے اللہ درود و سلام اور برکتیں بھیج آپ ﷺ اور آپؐ کی آل پر، اتنی زیادہ رحمتیں اور برکتیں جتنے ہم و غم اور حزن آپؐ کے دل میں اس امت کے لئے تھے اور آپؐ پر اپنی رحمتوں کے انوار ہمیشہ نازل فرماتا رہ۔

ایک دعا ہے تنہائی میں معیت مولا کی دعا۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے یہ دعا درج کی ہے: "اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ، اے میری سپر، اے میرے پیارے مجھے ایسا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدہ میں ہے"۔

پھر رضائے باری کے حصول کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک مکتوب میں حضور نے یہ دعا سکھائی: "دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔

پھر جو دعا لکھی آپ نے سکھائی وہ یہ ہے: "اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں، میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۵)

محبت الٰہی اور بخشش کی طلب کی دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک وفا شعار رفیق منشی رستم علی صاحب کے دلی دوست سُندر داس کی وفات کے جانکاہ صدمہ پر تعزیتی خط میں یہ تحریر فرمائی کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعائیں پڑھیں۔ معلوم ہوتا ہے کوئی بہت ہی نیک دل ہندو دوست ان کا فوت ہوا جس کا گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ ان کی تعزیت بھی فرمائی اور صبر کے لئے یہ دعا سکھائی یَا اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَادْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِیْنَ (مکتوبات

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

احمد جلد ۵نمبر ۳ صفحہ ۷۴)۔اے ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کر لے۔

یہاں پر "ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ یہ سمجھانے کے لئے کہ یہ دوست تو ایک دنیا کا انسان تھا، عارضی دوستی تھی، اس سے پیار بھی عارضی ہے۔ پس اللہ سے دل لگاؤ اور وہی ہے جو مستقل طور پر تمہاری حفاظت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخشے گا اور اپنے مخلص بندوں میں داخل فرمالے گا۔

محبت الٰہی سے بھری ہوئی ایک اور دعا۔ رَبِّ اِنَّكَ جَنَّتِیْ وَ رَحْمَتُكَ جُنَّتِیْ وَ آیَاتُكَ غِذَائِیْ وَفِعْلُكَ رِدَائِیْ۔ اے میرے رب بے شک تو ہی میری بہشت ہے اور تیری رحمت میری ڈھال ہے اور تیرے نشان میری غذا ہیں اور تیرا فعل میری رداء یعنی چادر ہے جس سے میں اپنے نفس کو، اپنے آپ کو ڈھانپتا ہوں۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۱)

ایک دعائے بیعت توبہ کا عنوان ہے۔ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی روایت ہے کہ بیعت میں حضور علیہ السلام جب یہ الفاظ دہراتے تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتے تھے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی یہ دعا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت توبہ میں شامل فرمایا ایسی تاثیر رکھتی ہے کہ اب بھی باوجود بار بار دہرائے جانے کے یہی کیفیت سوز و گداز اکثر دیکھی گئی ہے۔ دعا یہ ہے: "اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں"۔ اس روایت کی مزید تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت ہوتی ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷۴)۔ یہ دعا ہے رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔ اس دعا کے وقت اکثر مجھ پر بھی بہت گہری رقت طاری ہوا کرتی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ میں نے اس کو کنٹرول کیا کیونکہ ایک وہم سا پیدا ہوا کہ خدانخواستہ اس رقت میں بھی ایک دکھاوے کا پہلو نہ ہو اس لئے جہاں تک مجھے توفیق ملتی ہے میں اس دعا کے وقت ضبط کرتا ہوں اور یہ مراد نہیں کہ ہر شخص ضرور ہی ضبط کرے۔ بعض اوقات بے اختیار اس دعا کے وقت چیخیں نکل جاتی ہیں۔

ماہ رمضان کی محرومی سے بچنے کی ایک دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کی توفیق چاہنے کے لئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: "ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یعنی فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت عطا فرمائے گا"۔

ایک بہت ہی دردناک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میدان عرفات میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کو نصیحت کی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں یہ دعا ضرور پڑھیں یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے یہ دعا پڑھی جائے۔ ۱۸۸۵ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے قلم سے انہیں ایک درد انگیز دعا تحریر فرمائی۔ یہ جو اجازت ہے سفر سے پہلے منکسرانہ طریق ہے، دعا کی تحریک ہے ورنہ خدا کا حکم ہے اس میں کسی بندے کی اجازت کا کیا سوال ہے۔ یہ ایک مؤدبانہ منکسرانہ طریق ہے دعا کی تحریک کے لئے اور اس کے نتیجہ میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بھی ہمیں نصیب ہو گئی جو میں آپ کو اس خط میں سے پڑھ کے سناتا ہوں۔

دعا یہ ہے: "اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام مبارک کی انہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں"۔ یہاں لفظ مُقام نہیں پڑھنا چاہئے "مَقام" ہے مَقامِ محمود ہے۔ یہ ایک مرتبہ اور عزت کا مَقام ہے۔ اسے مُقامِ ابراہیم نہیں پڑھنا چاہئے۔ حضرت ابراہیمؑ جہاں کھڑے ہوئے تھے مَقامِ ابراہیم ہے اور مُصلّٰی مَقامِ ابراہیم کو بناؤ، نہ کہ اس جگہ کو جو فرضی طور پر حضرت ابراہیم کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ وہاں پتھر پر آپ کے پاؤں کا بھی نقش ہے۔ تو لفظ مُقام اور مَقام میں فرق یاد رکھیں۔ مُقام ایک مکان اور جگہ کو کہا جاتا ہے اور مَقام مرتبہ کو کہا جاتا ہے۔

"اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود کو انہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں"۔ نیز یہ ہدایت فرمائی کہ "آپ پر فرض ہے کہ انہی الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرتِ ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں"۔ چنانچہ حضرت صوفی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں ۹ر ذی الحج ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۹ر ستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں یہ دعا پڑھی۔ آپ کے پیچھے اس وقت ان کے بائیس خدام اور عقید تمند تھے جن میں حضرت صاحبزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ ایران، حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صوفی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

صوفی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے: "اے ارحم الراحمین ایک بندۂ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حُجّت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔ اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظلّ حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور نبی کریم ﷺ اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام اور برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین"۔ (الحکم ۶ر تا ۱۳ر اگست ۱۸۹۸ء)

گناہوں سے نجات کے لئے چند دعائیں۔ ایک یہ ہے: "یاالٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری رہنمائی کر"۔ افتادہ ہوں، گرا پڑا ہوں، خاک بسر ہوں میری رہنمائی کر۔ پھر ہے "ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا"۔ پھر دعا ہے "میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تو آپ رحم فرما۔ مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے"۔

گناہوں کی بخشش کے لئے ایک اور عاجزانہ دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں اگست ۱۸۸۵ء میں اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا "یہ دعا اس عاجز کے معمولات میں سے ہے اور در حقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے"۔ نیز تحریر فرمایا کہ "مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کی فی الحقیقت دل کے کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولا کے انعام واکرم کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی ہو"۔ دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا "رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو "اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ تو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۳)

دعائے مغفرت اور انجام بخیر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دعا میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمائی تھی رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ وَ تَوَفَّنَا فِی اُمَّتِهٖ وَاتْبِعْنَا فِی اُمَّةٍ وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَ لِاُمَّةٍ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا فِی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۸)۔ ترجمہ: ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان

BEST 0FFER FOR DIGITAL SEASON

Digital Rec. + LNB + Module only DM 849,-

To View Digital Zee TV, PTV, B4U, MTA, and Other

FREE ON AIR DIGITAL PROGRAMMES

Contact us for further Information and order

Saeed A Khan

ZEE TV + PTV + B4U Authorised European Agent

Tel: 0049 (0) 8257 1694

Fax: 0049 (0) 8257 928828

Mobile: 0049 (0) 171 3435840

e-mail: S.Khan @ -online.de

sony PTV B4U ASIANET

Note: Zee TV analogue service will be switched off SOON

میں ہم سے سبقت لے گئے اور اپنے نبی اور حبیب محمدؐ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں امتی ہونے کی حالت میں موت دے اور اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں لکھ لے۔

بعض اور دعائیں تذکرہ میں جو درج ہیں ان میں سے ایک یہ ہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اے اللہ رحم کر۔ پس اس کی تکرار بھی دل میں ایک خاص رقت پیدا کر سکتی ہے۔ پھر اردو میں یہی دعا ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء کو الہام ہوئی "یا اللہ رحم، یا اللہ رحم"۔ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَکَ وَ رَحْمَتَکَ یُنْجِی مِنَ الْعَذَابِ ۔ اے میرے رب مجھ پر رحم فرما یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

ایک اور دعا رحمت و نصرت کی یہ ہے یعنی رحمت و نصرت طلب کرنے کی۔ وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ انْصُرْنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَرَبِّ اَیِّدْنِی مِنْ لَّدُنْکَ .رَبِّ اِنَّ قَوْمِی طَرَدُوْنِی فَاْوِنِی مِنْ لَّدُنْکَ. رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ لَعَنُوْنِی فَارْحَمْنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ. اِرْحَمْنِی یا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ. اِرْحَمْنِیْ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ . وَلَا رَاحِمَ اِلَّا اَنْتَ . اِنَّکَ اَنْتَ حُجَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ . تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَ اَنْتَ لَا تُضِیْعُ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۔

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۴)

اور مجھے کوئی توفیق نہیں سوائے اللہ کی توفیق کے۔ میرے رب اپنے حضور سے میری مدد فرما۔ میرے رب اپنے پاس سے میری تائید فرما۔ میرے رب میری قوم نے مجھے دھتکار دیا ہے پس تو مجھے اپنے حضور پناہ دے۔ اے میرے رب میری قوم نے مجھ پر لعنت و ملامت کی ہے پس اپنے پاس سے مجھے رحمت نصیب کر۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے مجھ پر رحم کر اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم کر کہ تیرے سوا کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ یقیناً تو ہی دنیا اور آخرت میں میری حجت ہے اور تو ہی ارحم الراحمین ہے۔ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تُو توکل کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔

پھر ایک عمومی دعا بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا جن کو نصیب ہوا ہے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سکھائی ہے۔ رسالہ وصیت میں لکھی ہے۔ "میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔ آمین یارب العٰلمین"۔ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶)

"پھر میں دعا کرتا ہوں"۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "الوصیت" میں الفاظ درج ہیں۔ "پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا، قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے ہو چکے اور دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العٰلمین۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم، اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں میں جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دل و جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے اور بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے ہیں اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین"۔

پھر تبلیغ رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا درج ہے۔ "میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں"۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۱)

پھر البدر جلد تین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ ہیں: "دعا تب کام کرتی ہے جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جائے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ پھونک بھی اس آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے"۔ یہ بھی ایک بہت پیاری تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچی ہے کہ پھونک دور کے آدمی تک تو نہیں پہنچا کرتی، جو قریب کھڑا ہوا اسی کو لگتی ہے۔ تو جو درجات کے لحاظ سے، قربت کے لحاظ سے پیارا ہو کسی کو اسی تک پھونک پہنچے گی۔ "وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اسی آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضروری ہوتا ہے۔ جب دل پر غم کا غلبہ ہو تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو تب تک کچھ نہیں بنتا۔

(البدر جلد ۳ صفحہ ۴۱، ۴۲)

۞۞۞......۞۞......۞۞۞

بقیہ: علامہ اقبال نے تحریک احمدیہ کے متعلق اپنی رائے کب بدلی از صفحہ ۱۱

I have no hesitation in admitting that about a quarter of a century ago, I had hopes of good results following from this movement........

پھر فرمایا: اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر ہی اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے"۔

(کتابچہ احمدیت اور اسلام ۔ ختم نبوت ۔ ادارہ طلوع اسلام مطبوعہ ۱۹۵۳ء)

اقبال اکیڈمی کے ڈپٹی صاحب پر اب واضح ہو گیا ہوگا کہ اقبال۔ ان اولین لوگوں میں سے نہیں تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی مخالفت یا تکفیر کی۔ آپ کے رویہ میں تناقض ۱۹۱۰ء میں نہیں بلکہ وفات سے تین سال پیشتر ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوا۔

اس ضمن میں فرزند اقبال جناب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کی تحقیق بھی ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

☆......اقبال نے ۱۹۰۰ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق فرمایا کہ وہ موجودہ دور کے مسلمانوں میں غالبًا سب سے عظیم "دینی مفکر" ہیں۔

☆......۱۹۱۰ء میں فرمایا ۔ فرقہ قادیانی، اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے۔

☆......۱۹۳۲ء میں تحریر کیا کہ اشاعت اسلام کا جوش جو جماعت احمدیہ کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے قابل قدر ہے۔ (زندہ رود صفحہ ۵۸۵)

فرزند اقبال مزید فرماتے ہیں:

☆......اب تک کی گئی بحث سے دو باتیں نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ ۱۹۳۵ء سے قبل بھی اقبال ختم نبوت اور دیگر مسائل پر احمدی عقائد کو کبھی نہ کبھی تنقید کا نشانہ بناتے رہتے تھے۔

☆......دوسری یہ کہ ۱۹۳۵ء سے قبل اقبال احمدیوں کو قطع نظر ان کے عقائد کے مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھتے تھے اور جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار نہ دیتے تھے۔

(زندہ رود صفحہ ۵۷۸)

ایک سوال فرزند اقبال سے

آخر میں ہم فرزند اقبال جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال سے یہ پوچھنا چاہیں گے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تو ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے۔ ۱۹۳۵ء میں جماعت احمدیہ کے مذہبی عقائد میں کیا تبدیلی آئی اور یہ تبدیلی کون لایا جس کی وجہ سے علامہ اقبال نے احمدیوں کے بارہ میں اپنی رائے بدل لی، اور انہیں اسلام سے خارج قرار دینے لگے؟۔

قارئین کرام کی خدمت میں

قارئین کرام! سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے So called Qadiani sect والے پیرا میں اقبال، احمدیوں کے ٹھیٹھ اسلامی کردار و سیرت کی تعریف کر رہے ہیں یا بقول اقبال اکیڈمی اسے غیر اسلامی روش قرار دے کر ان کی مذمت مقصود ہے۔

نیز بقول اقبال اکیڈمی، اقبال نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں ہی ان کی تکفیر شروع کر دی تھی یا بقول فرزند اقبال، اقبال ۱۹۳۵ء سے قبل احمدیوں کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھتے تھے۔ دیکھیں، فریقین اس متنازعہ مسئلہ کو کیسے حل کرتے ہیں۔

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا"۔

(الفضل ۳؍فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

بقیہ: مستورات سے خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بنوادوں جس پر آپ تشریف فرما ہوا کریں۔ میرا ایک غلام بڑھئی کا کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر آپ کی مرضی ہے۔ چنانچہ اس خاتون نے وہ منبر بنایا جس پر حضور اکرمؐ آخر دم تک کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

ایک روایت بخاری کتاب العلم سے حضرت ام سلمہؓ کی مروی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمانے لگے: سبحان اللہ! اللہ پاک ہے۔ اللہ نے آج رات کتنے فتنوں کے بارہ میں علم عطا فرمایا اور کتنے ہی خزانے مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ حجروں (میں سونے) والیوں کو جگاؤ کیونکہ کتنی ہی عورتیں ہیں کہ اس دنیا میں تو لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں مگر آخرت میں (لباس) سے عاری ہوں گی۔ (بخاری کتاب العلم)

ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مروی ہے کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ مَیں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اُس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دیدی اور ایک کھجور کھانے کے لئے اپنے منہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور بھی اس کی بیٹیوں نے اس سے مانگ لی اس پر اس نے اس کھجور کے جسے وہ کھانا چاہتی تھی دو حصّے کئے اور ان دونوں بیٹیوں کو دے دیئے۔ مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی اور مَیں نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کردی۔ یا یہ فرمایا کہ اس شفقت کی وجہ سے اُسے آگ کے عذاب سے آزاد کردیا گیا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقة الشحیح الصحیح)

ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت امّ عطیہؓ سے درج ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ سے محبت کرتی تھیں، اور آپؐ بھی ان سے محبت کرتے تھے، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ان کے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو انہوں نے اس کا گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس روانہ کیا، آپؐ گھر میں تشریف لائے تو کھانے کے لئے مانگا۔ بولیں اور تو کچھ نہیں ہے جو بکری آپ نے امّ عطیہؓ کے پاس بھیجی تھی اس کا گوشت رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا لاؤ، کیونکہ وہ مستحق کے پاس پہنچ چکی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قدر کم یعطی من الزکاة والصدقة و من أعطی شاۃ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر کسی کو صدقہ دیا جائے اور وہ اس میں سے کوئی تحفہ صدقہ دینے والے یا اس کے اہل و عیال میں سے کسی کو بھجوادے تو صدقہ سمجھ کر اس کو کھانے سے پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس کو مل گیا اس کو مل گیا۔ اس کے بعد اس کا حق ہے کہ اس میں سے کچھ تحفہ کسی اور کو دے دے۔

ایک اور روایت حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا۔ عائشہ نے جواب دیا دستی بچی ہے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے۔ (ترمذی ابواب صفة القیامة) ۔جو صدقہ میں چلا گیا وہی بچا ہے جو قیامت کے دن کام آئے گا۔ صرف یہ ایک دستی رہ گئی ہے جو نہیں بچی۔

بخاری کتاب الادب میں حضرت ابوذرؓ سے یہ روایت درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہیئے۔ (بخاری کتاب الادب)

ایک اور روایت بخاری کتاب الادب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مَیں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے دو پڑوسی ہیں، مَیں کسے تحفہ بھجواؤں۔ آپؐ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

اسی طرح ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کسی بیوی نے آپؐ سے پوچھا کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپؐ سے آن ملے گی۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی مجھے ملے گی۔ چنانچہ انہوں نے ایک کانا لیا اور اور اپنے ہاتھ ماپنے لگیں۔ حضرت سودہؓ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ بعد میں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد صدقہ دینا تھا اور ہم میں سے سب سے پہلے حضورؐ کو ملنے والی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو امّ المساکین کہلاتی تھیں۔ ان کو صدقہ دینے کا بہت شوق تھا۔ (بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ)

ایک اور روایت بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ کلام کرتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر مَیں اُس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری۔ کتاب الجنائز)

ایک روایت ابوداؤد میں حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کیا انکی زکوٰۃ بھی دیتی ہو۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں، یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لیے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کے لیے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ۔ باب الکنز ماھو وزکوٰۃ الحلی)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت پہلے بھی بیان ہو چکی ہے اور جب بھی میں بیان کرتا ہوں عموماً عورتیں اپنے کنگن زیور وغیرہ پیش کردیا کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے۔ تو اس کو بیان کرتے ہوئے اب میرے دل میں کچھ تردّد تھا کہ کچھ عورتیں اپنے پاس بھی رکھیں۔ بارہا پیش کر چکی ہیں، اتنے کہ بہت سی مساجد گواہ ہیں کہ خالصتاً عورتوں کے زیور اور کنگنوں سے بنائی گئی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے زمانے کی خواتین کی سنت کو اس دور میں بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔

ایک روایت بخاری کتاب العلم میں ہے۔ حضرت عطاء (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نکلے اور آپؐ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپؐ کو خیال ہوا کہ آپؐ کی آواز شاید عورتوں تک سنائی نہیں دی۔ (چنانچہ آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے)۔ آپؐ نے اُن کو نصیحت فرمائی اور صدقہ کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں اتار اتار کر صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کپڑے کے ایک دامن میں اسے اکٹھا کرتے جا رہے تھے۔ (بخاری، کتاب العلم)

ایک روایت بخاری کتاب الحج میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی کریم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری ماں نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی مگر وہ حج نہ کر سکی اور اس کی وفات ہو گئی۔ کیا اب میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کرلو۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو تم ادا کرتیں (یا نہیں) اللہ کے حق بھی پورے کرو اللہ وفاء کا زیادہ حقدار ہے۔ (بخاری کتاب الحج)

حضرت قَیلہ اُمِّ بنی انمارؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک عمرہ کے موقع پر مَروَہ کے مقام میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر عورت ہوں۔ میرا خریدنے کا طریقہ یہ ہے کہ چیز کی پہلے بہت کم قیمت بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ قیمت زیادہ کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر خریدنی مقصود ہو اس پر مال خرید لیتی ہوں۔ اسی طرح جو چیز فروخت کرنی ہوتی ہے پہلے اس کے دام بہت زیادہ بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ دام کم کرتی جاتی ہوں اور پھر جس قیمت پر مال فروخت کرنا مقصود ہو اس پر مال فروخت کردیتی ہوں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے قیلہ! اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت مقرر ہونی چاہیے۔ جس قیمت پر خریدنا ہو وہ صحیح قیمت بتادو۔ اگر اس نے اس قیمت پر دینا ہو تو دیوے اور نہ دینا ہو تو نہ دے۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت اصل قیمت بتاؤ اگر کسی نے لینی ہو تو لے ورنہ اسکی مرضی۔

(ابن ماجه ابواب التجارات باب السّوم)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب آج کی دنیا میں یہ رواج ہے کہ قیمتیں مقرر اور Fix ہوتی ہیں اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آنحضرتؐ نے یہ سنت جاری فرمائی ہو۔ ویسے عورتوں کی عموماً جیسے اُس زمانہ میں عادت تھی اب بھی یہی عادت ہے کہ سودے اسی طرح کیا کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ اٹلی میں ایک سٹور پر میں اور آصفہ مرحومہ گئے۔ مجھے دوکاندار نے جو قیمت بتائی وہ تھوڑی تھی اور آصفہ کو جو قیمت بتائی وہ بہت زیادہ تھی۔ تو بیچاری نے اسی قیمت پر چیز خریدلی۔ اس پر میں نے دوکاندار سے کہا یہ تم نے کیا تماشا کیا ہے۔ مجھے اور قیمت بتائی تھی اور میری بیوی کو اور بتائی۔ اس نے کہا بات دراصل یہ ہے کہ عورتیں عموماً سودا کرتی ہیں اس لئے میں نے زیادہ بتادی تھی۔ پھر اس نے وہ زائد پیسے واپس کردئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت ابوداؤد کتاب الجنائز میں ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے کہا مجھے قرآن کریم کی ایک سخت ترین آیت کا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ وہ کون سی ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان مَن يَعمَل سُوءً يُجزَ بِهِ ہے کہ جو کوئی برائی کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مسلمان کو کوئی تکلیف یا مصیبت خواہ کانٹا لگنے سے ہی کیوں نہ ہو وہ برے عمل کی مکافات ہوتی ہے اور جس کا حساب لیا گیا وہ تو عذاب میں مبتلا ہوا۔ یعنی ان سب تکلیفوں کے باوجود بھی اگر کسی کا حساب لیا گیا تو پھر وہ عذاب میں مبتلا

سیل - سیل - سیل

بیلہ بوتیک کی دوسری گرینڈ سیل S.S.V

۶ اگست سے ۳۱/اگست تک

سوٹ آپ کے اور آپ سوٹوں کے منتظر

لان سوٹ -,19 کاٹن سوٹ -,25 کاٹن سوٹ -,35 سٹیپل -,45

ہر طرح کے بہترین سوٹوں پر 50% تک رعایت

Tel: 0170 2128820 - 06924279400

Kaiser Str. 64 Laden 29 60329 Frankfurt / M.Germany

ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے فَسَوفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیرًا کہ تم سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مارا گیا۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء)۔ یعنی آسان حساب سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ حساب لیا ہی نہ جائے۔

ایک روایت حضرت ام ورقہ بنتؓ عبد اللہ نے آنحضرت ﷺ سے غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت مانگی کہ مریضوں کی تیمارداری کرونگی، ممکن ہے کہ اس سلسہ میں شہادت نصیب ہو، آنحضرت ﷺ نے فرمایا "تم گھر میں رہو خدا تم کو وہیں شہادت عطا فرمائے گا۔" آپ چونکہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں، اور آنحضرت ﷺ نے ان کو عورتوں کا امام بنایا ہوا تھا۔ اس لئے درخواست کی کہ ایک مؤذن بھی مقرر فرمایئے، چنانچہ مؤذن اذان دیتا اور عورتوں کی امامت آپ کر دیا کرتی تھیں، راتوں کو قرآن پڑھا کرتیں۔ انہوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام کو مدبّر بنایا یعنی اس شرط پر آزادی کا وعدہ کیا تھا کہ میرے بعد تم آزاد ہو، ان بدبختوں نے اس وعدہ سے (ناجائز) فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور رات کو ایک چادر ڈال کر آپ کا گلا گھونٹ دیا۔ صبح کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ آج خالہ کے پڑھنے کی آواز نہیں آئی۔ معلوم نہیں کیسی ہیں؟ مکان میں گئے تو دیکھا کہ ایک چادر میں لپٹی پڑی ہوئی ہیں نہایت افسوس ہوا۔ اور فرمایا خدا اور رسول نے سچ کہا تھا، آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ کہ "شہیدہ کے گھر چلو"۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر العسقلانی۔ تذکرۃ امّ ورق)

'سچ کہا تھا'۔ آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ 'شہیدہ کے گھر چلو'۔ چنانچہ آپ ان کی زندگی میں ہی ان کو شہیدہ کہا کرتے تھے۔

ایک روایت حضرت انسؓ بن مالک کی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت اُمّ حرام بنت ملحانؓ کے گھر جایا کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ ابن صامتؓ کی بیوی تھیں۔ ایک دن جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو حضرت اُمِ حرامؓ نے کھانا پیش کیا۔ اس کے بعد آرام سے لیٹ گئے اور حضورؐ کی آنکھ لگ گئی۔ اُمّ حرامؓ حضورؐ کا سر سہلانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمّ حرام نے پوچھا۔ حضورؐ کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنی اُمت کے کچھ لوگ دیکھے ہیں جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلے ہیں اور بحری جہازوں میں سوار تختوں پہ بیٹھے یوں لگتے ہیں جیسے بادشاہ۔ حضرت اُمّ حرامؓ نے عرض کیا حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اس گروہ میں شامل کر لے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور پھر آپؐ سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو اُمّ حرامؓ نے پوچھا۔ حضورؐ اب کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اب پھر میں نے اُمت کے کچھ مجاہد دیکھے ہیں جو بحری مہم کے لیے جا رہے ہیں۔ حضرت اُمّ حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غازیوں میں بھی مجھے شامل کرے حضورؐ نے فرمایا نہیں تم پہلے گروپ میں شامل ہو گی"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب دیکھیں کس طرح آنحضور ﷺ کے وصال کے بھی بہت بعد امیر معاویہ کے زمانہ میں یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی۔

حضرت اُمّ حرامؓ (قبرص کی بحری مہم میں شامل تھیں لیکن) جب جہاز سے اتر کر جزیرہ میں داخل ہوئیں اور سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں اور اسی چوٹ سے شہید ہو گئیں۔

(بخاری کتاب التعبیر۔ باب الرؤیا بالنہار)

ایک روایت ابوداؤد میں حضرت ابی اُسَید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد سے باہر جس وقت عورتیں گلی میں مردوں کے ساتھ مل کر بھیڑ کی شکل میں چل رہی تھیں۔ یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خواتین راستہ کے ایک طرف ہو کر یعنی فٹ پاتھ پر چلیں۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ راستہ کی روک بن جائیں۔ ابواُسَید بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف ہو کر دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر چلا کرتیں۔ بعض اوقات تو وہ اس قدر دیوار کے ساتھ لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الادب۔باب فی مشی النساء فی الطریق)

حضرت امام ابو حنیفہؒ عطاء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سنا کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہو گئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ بتا دیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر حضور ﷺ سے کیا۔ حضورؐ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے منہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبشن ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ حضورؐ نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ آسمان پر۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ اس پر عبد اللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کر دیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل۔ الایمان والاسلام)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب آخر پر ایک ہلکی پھلکی روایت بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابوداؤد میں مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھیں۔ حضورؐ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں۔ لیکن ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ موٹی ہو گئیں تھیں، پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں اسمیں آنحضرت ﷺ آگے بڑھ گئے اور حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الجہاد)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے گھڑی دیکھی ہے۔ میرے خیال میں اب وقت ہو رہا ہے۔ کچھ ایسی نصیحتیں بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمائی ہیں۔ ان کا انشاء اللہ بعد میں جرمنی کے جلسہ میں یا کسی موقعہ پر ذکر کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پرسوز دعا کروائی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

احادیث پر ایک اعتراض اور اس کا جواب

حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ دنیا میں کسی مجلس کی بات بالکل اسی حیثیت سے اور انہیں الفاظ میں نہیں دہرائی جاسکتی۔ اس لئے احادیث پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ اور جبکہ احادیث میں اختلاف بھی نظر آتا ہے تو یہ خیال اور بھی زیادہ قوی ہو جاتا ہے۔

میں نے اس کو جواب دیا کہ پھر تو تم ان باتوں کو بھی جو تمہارے گھر سے کوئی شخص آکر تمہاری بیوی بچوں کے متعلق بیان کرتا ہوگا تو سچ نہیں جانتے ہو گے۔ اس طرح تو تمام دنیا کا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ دیکھو ایک جج بہت سے گواہوں کے بیانات ایک ہی واقعہ کے متعلق سنتا ہے۔ وہ سب گواہ یکساں بیان نہیں کرتے لیکن وہ جج ایک امر مشترک سب کے بیانات سے اخذ کر کے فیصلہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی احادیث سے ایک مشترک نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ احادیث کے الفاظ کے متعلق کہ الفاظ محفوظ ہونے چاہئیں یا معانی۔ کسی محدث نے اس کی بابت نہیں لکھا۔

بقیہ:یادگار علمی کارنامہ از صفحہ ۱۲

من الشمس ہے کیونکہ ہر خالص مسلمان کی طرح جناب کا عمل ہے اس آیت شریف پر "وَلاَ تَشْتَرُوْا بِاٰیَاتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا" اور یہ ہی ہے جناب کے وعظوں کی ذاتی منفعت کے غبار سے پاک اور نفسانی خواہشات کے لوث سے صاف ہونے کی وجہ۔

پس جس وصف مشترکہ کی رعایت سے خاکسار نے اس مضمون کو جناب کے اسم مبارک سے معنون کرنا قرین مصلحت سمجھا ہے وہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ ان مضامین عالیہ کا غیر مقلدانہ طرز وحکیمانہ روش پر ہونا ہے جو جناب کے خطبوں اور وعظوں کا بھی ایک خاصہ عامہ ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ میرا علمی سرمایہ اس قابل نہیں کہ آپ جیسے طبیب روحانی و خطیب لاثانی کی خدمت میں اس سے برتر کوئی اور ارادتمندانہ ہدیہ پیش کر سکوں لہذا۔

برگ سبز استؐ تحفۂ درویش

نثار خدام قوم

خاکسار عبدالعزیز خان

(باغبانپورہ ۲۲ر فروری ۱۸۹۴ء)

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل، پر از نور یقیں بودے

(المسیح الموعودؑ)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020-8553-3611

باموقع زرعی اراضی برائے فروخت

ربوہ سے صرف آدھ گھنٹہ کی مسافت پر برلب پختہ سڑک۔ ۱۱۵ ایکڑ زرعی زمین، نہری پانی، ٹیوب ویل، باغ، پختہ ڈیرہ و مسجد نہایت باموقع مناسب قیمت پر برائے فوری فروخت۔ رابطہ

عبدالمومن محمود (ربوہ) (04524)-211248
مظفر احمد ڈوگر (ربوہ) 04524)-212876
(04524)-213876

فضل عمر (لندن) (020) 8870 2942
(موبائل) 07946430088

علامہ اقبال نے تحریک احمدیہ کے متعلق
اپنی رائے بدل لی۔ مگر کب؟

(شیخ عبدالماجد۔ لاہور)

یہ درست ہے کہ علامہ اقبال نے تحریک احمدیہ کے متعلق اپنی رائے بدل لی تھی۔ مگر کب بدلی؟۔ اس کے متعلق دو نظریئے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ایک نظریہ علامہ اقبال اکیڈمی والوں کا ہے اور دوسرا فرزند اقبال جناب ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال نے اپنی قابل قدر کتاب "زندہ رود" میں پیش کیا ہے۔

اقبال اکیڈمی کے ریسرچ سکالر جناب ڈاکٹر وحید عشرت صاحب پی ایچ ڈی "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اس خطبے کے وقت مرزا غلام احمد قادیانی نے قطعی اور حتمی طور پر دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔ وہ خود کو مجدد، مصلح اور مناظر اسلام کہتے تھے۔ ایسے میں ان کے اور ان کی جماعت کے اسلامی کردار کی اقبال نے تعریف کی۔ مگر جب مرزا صاحب نے پَر پُرزے نکالے اور نبوت کے دعوے شروع کئے تو اقبال ان اولین لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ان کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ تکفیر کی"۔

('مجلہ اقبالیات '۔اقبال کی پچاسویں برسی کے موقع پر خصوصی نمبر۔ جنوری ۔مارچ ۱۹۸۸ء ۔ تبصرہ نگار ڈاکٹر وحید عشرت)

واضح رہے کہ "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" والا خطبہ علامہ اقبال نے ۱۹۱۰ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں پیش کیا تھا۔

۱۹۱۱ء میں مولانا ظفر علی خان نے اس خطبہ کا اردو ترجمہ برکت علی محمڈن ہال میں پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں علامہ اقبال نے بہ نفس نفیس شرکت کی اور مولانا کے بلندپایہ ترجمہ کو سراہا۔

اقبال اکیڈمی کے سکالر کی تحقیق کا یہ پہلو خاصا دلچسپ ہے کہ اس خطبہ کے وقت سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب دعویٰ نبوت کے لئے پَر پرزے نکال رہے تھے۔ ابھی آپ نے صرف مجدد اور مناظر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ واضح رہے کہ اس خطبہ کے وقت حضرت مرزا صاحب کی وفات پر دو سال کا عرصہ بیت چکا تھا۔

خیر اقبال اکیڈمی کے سکالر نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ اس خطبہ میں علامہ اقبال نے جماعت احمدیہ کے اسلامی کردار و سیرت کی تعریف کی تھی۔

راقم عرض کرتا ہے کہ علامہ کے انگریزی الفاظ یہ تھے:

In the Punjab the essentially Muslim type of character has found a powerful expression in the so called Qadiani sect.

یعنی علامہ فرماتے ہیں کہ پنجاب میں قادیانی فرقہ اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے۔

☆......☆......☆

اب آیئے اقبال اکیڈمی کے سکالر صاحب کے دوسرے بیان کی طرف (جو انہوں نے اقبال اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز ہونے کے بعد دیا ہے)۔ لکھتے ہیں:

"اقبال نے ۱۹۱۰ء میں اپنے ایک مقالے "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" میں قادیانیوں اور قادیانیوں کی داڑھی اور وضع قطع کے لحاظ سے "اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ" کہنے کے ساتھ ساتھ انہیں نام نہاد قادیانی فرقہ کہا۔

مولانا ظفر علی خان نے اس مقالے کے ترجمہ میں So called Qadiani Sect کا نام نہاد یا غلط طور پر منسوب کیا گیا، کے الفاظ غلطی سے چھوڑ دئے جس کو قادیانیوں نے اپنے حق میں استعمال کیا کہ اقبال ہمیں 'ٹھیٹھ اسلامی سیرت' والا فرقہ سمجھتے تھے۔ حالانکہ اقبال انہیں غلط طور پر منسوب کیا گیا نام نہاد اسلامی سیرت والا فرقہ لکھتے ہیں جو بظاہر تو اسلامی سیرت و کردار کا نمونہ نظر آتا ہے مگر بباطن کافر اور خارج از اسلام ہے۔

(مضمون برائے مجلہ اقبالیات جنوری ۲۰۰۰ء)

ہم نے علامہ اقبال کے خطبہ کے انگریزی الفاظ اوپر درج کر دئے ہیں۔ ہمارے نزدیک علامہ کا مطلب یہ ہے کہ:

"پنجاب میں اسلامی سیرت و کردار کا ٹھیٹھ نمونہ اس گروہ میں نظر آتا ہے جسے عام طور پر قادیانی فرقہ کہا جاتا ہے"۔

انگریزی فقرہ So called Qadiani sect کے الفاظ کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ حضرات تو اپنے تئیں "احمدی" کہلاتے ہیں مگر عرف عام میں انہیں "قادیانی" کہا جاتا ہے۔ So-called کو ان کی سیرت و کردار کے ساتھ گڈمڈ کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ علامہ کا اشارہ مخالفین کی طرف سے احمدیوں کے بگاڑے ہوئے نام کی طرف ہے۔ وبس۔

علامہ نے اس خطبہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کی روحانی یا اسلامی کیفیت کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ یہ خطاب طلباء سے تھا۔ علامہ نے غیر احمدی مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اول طلباء ۔ دوسرے قدیم اسلامی تہذیب کے علمبردار۔

پھر ان کی روحانی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے علامہ فرماتے ہیں:

"It has been my painful experience that the Muslim student, ignorance of the social, ethical & pilitical ideas that have dominated the mind of his community, is spiritually dead; and that if the present state of affairs is permitted to continue for another twenty years the Muslim spirit which is now kept alive by a few representatives of the old Muslim culture, will entirely disappear from the life of our community."

یعنی آج کل کی طالبعلمانہ زندگی سے چونکہ گزشتہ دس بارہ سال کی مدت میں مجھے سابقہ پڑتا رہا ہے اور میں ایسے مضمون کا درس دیتا رہا ہوں جس کو مذہب سے قریب کا تعلق ہے لہذا میں اس بات کا تھوڑا بہت استحقاق رکھتا ہوں کہ میری باتیں سنی جائیں۔ مجھے رہ رہ کر رنجدہ تجربہ ہوا ہے کہ مسلمان طالب علم اپنی قوم کے عمرانی ، اخلاقی اور سیاسی تصورات سے نابلد ہے۔ روحانی طور پر بہ منزلہ ایک بے جان لاش کے ہے اور اگر موجودہ صورت حالات اور بیس سال تک قائم رہی تو وہ اسلامی روح جو قدیم اسلامی تہذیب کے چند علمبرداروں کے فرسودہ قالب میں ابھی تک زندہ ہے ہماری جماعت کے جسم سے بالکل ہی نکل جائے گی۔

احمدیوں کے متعلق علامہ کے تاثرات

خطبہ کا ایک حصہ احمدیوں کی سیرت و کردار کے متعلق ہے۔ علامہ فرماتے ہیں:

To me the ideal of character, foreshadowed by Alamgir is essentailly the Muslim type of character, and it must be the object of all our education to develop that type. If it is our aim to secure a continuous life of the community we must produce a type of character which at all cost, holds fast to its own, and while it readily assimilates all that is good for other types, it carefully excludes from its life all that is hostile to its charished traditions and institutions. A careful observation of the Muslim Community in India reveals the point on which the various lines of moral experience of the community are now tending to converge. In the Punjab the essentially Muslim type of character has found a powerful expression in the so called Qadiani sect."

میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اس نمونے کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔

اگر ہمارا مقصد یہ ہو کہ ہماری قومی ہستی کا سلسلہ ٹوٹنے میں نہ آئے تو ہمیں ایک ایسا اسلوب سیرت تیار کرنا چاہئے جو اپنی خصوصیات مخصہ سے کسی صورت میں بھی علیحدگی نہ اختیار کرے اور خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدَر کے زرین اصول کو پیش نظر رکھ کر دوسرے اسالیب کی خوبیوں کو اخذ کرتے ہوئے ان تمام عناصر کی آمیزش سے اپنے وجود کو کمال احتیاط کے ساتھ پاک کر دے جو اس کی روایات مسلمہ و قوانین منضبطہ کے منافی ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی عمرانی رفتار کو بہ نگاہ غور دیکھنے سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے جو قوم کے اخلاقی تجربہ کے مختلف خطوط کا نقطۂ اتصال ہے۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے قادیانی فرقہ کہتے ہیں"۔

ظاہر ہے علامہ کے نزدیک مسلمان طلبہ روحانی لحاظ سے بے جان لاش ہیں۔ اور قدیم اسلامی تہذیب کے علمبرداروں کی کیفیت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اس کے مقابل احمدیہ جماعت ہے جو اسلامی سیرت و کردار کے ٹھیٹھ نمونہ کی حامل ہے اور یہی وہ جماعت ہے جو ہر قسم کے غیر اسلامی عناصر کی آمیزش سے اپنے وجود کو کمال احتیاط سے پاک رکھے ہوئے ہے۔

اقبال اکیڈمی کے ارباب حل و عقد سوچیں کہ ایسے نظریات کا حامل مفکر کیونکر جماعت احمدیہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے سکتا تھا۔

علامہ اقبال نے اپنی رائے کب بدلی؟

اب آیئے علامہ اقبال کی خدمت میں چلتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے ۱۹۱۰ء میں تحریک احمدیہ سے "اچھے نتائج" کی توقع تھی؟ یا آپ اس جماعت کو غیر اسلامی روایات کا حامل سمجھتے تھے؟

۱۹۳۵ء میں جب اخبار زمیندار اور مجلس احرار کی ہمنوائی کرتے ہوئے علامہ اقبال نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کا آغاز کیا تو پریس کے نمائندہ نے آپ سے انٹرویو لیا اور دریافت کیا کہ ۱۹۱۰ء میں آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا اب ۱۹۳۵ء میں آپ کی رائے اس سے مختلف ہے اس سے آپ پر تناقض کا الزام لگتا ہے۔

علامہ نے جواباً فرمایا:

"یہ تقریر میں نے ۱۹۱۱ء یا اس سے قبل کی تھی اور مجھے یہ تسلیم کرتے ہوئے کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

باغبانپورہ لاہور کے ایک قدیم احمدی بزرگ

اور ان کا یادگار علمی کارنامہ

(دوست محمد شاھد ۔ مؤرخ احمدیت)

حضرت منشی عبدالعزیز خان صادق

ان خوش نصیب بزرگوں میں سے ہیں جنہیں سلسلہ احمدیہ کے اوائل میں مہدیٔ برحق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ حضرت منشی عبدالعزیز خان صادق، سابق فارسٹر جنگلات پنجاب بھی تھے۔ آپ کا اصل وطن سیالکوٹ شہر اور محلہ خیمہ دوزاں متصل مسجد حیات لدھر تھا۔ ۲۲/اپریل ۱۸۹۲ء کا مبارک دن تھا جبکہ آپ حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔(رجسٹر بیعت اولیٰ ۔ نمبر بیعت ۳۲۹)

بیعت کے بعد آپ نے مستقل طور پر باغبانپورہ لاہور میں سکونت اختیار کر لی اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے اندرون شہر میں واقع "مدرسۃ المسلمین" کے ناظم یعنی ہیڈ ماسٹر کے فرائض انجام دینے لگے۔ جلسہ سالانہ قادیان ۱۸۹۲ء میں شامل اصحاب کی فہرست میں آپ کا نام ۲۵۳ نمبر پر درج ہے۔

(ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۴)

میاں فیملی لاہور کے چشم و چراغ اور مہدیٔ امت کے رفیق حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب (ای۔ اے ۔سی ریٹائرڈ ۔وفات ۲۲/فروری ۱۹۷۵ء) بھی "مدرسۃ المسلمین" کے قدیم طلبہ میں سے تھے اور جب آپ نے اس سکول کی جماعت چہارم میں داخلہ لیا تو حضرت منشی صاحب ہی اس کے ہیڈ ماسٹر تھے۔

طامس کارلائل کے لیکچر کا اردو ترجمہ

فروری ۱۸۹۴ء میں آپ کے قلم سے ایک کتاب "اسلام اور اس کا بانی" مطبع اسلامیہ لاہور سے چھپ کر منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب دراصل نامور مغربی مفکر ، فلسفی، مستشرق طامس کارلائل (Thomas Carlyle ولادت ۱۷۹۵ء ۔وفات ۱۸۸۱ء) کے ایک مشہور عالم لیکچر کا سلیس رواں اور شگفتہ اردو ترجمہ تھا۔ یہ لیکچر اس نے لندن کے ولس انسٹی ٹیوٹ میں ۸/ مئی ۱۸۴۰ء کو دیا تھا اور اس کا عنوان تھا:

" The Hero as Prophet - Mahomet: Islam"

حاجی الحرمین حکیم حافظ حضرت مولانا نورالدین بھیروی نے ۱۸۸۸ء میں ردّ نصاریٰ پر شاہکار کتاب "فصل الخطاب" دہلی سے شائع فرمائی تو اس میں کارلائل کے اس پر حکمت قول کو بڑی اہمیت دی کہ "سچ ہے شریر کا سو مرتبہ قتل ہونا بہتر ہے کہ وہ بے گناہوں کو اغوا کرے"۔

(حصہ اول صفحہ ۱۲۶ طبع ثانی ۱۹۲۳ء)

کارلائل کے مذکورہ لیکچر کو برصغیر کے مسلم زعماء میں بہت پذیرائی ہوئی۔ سرسید بانی علیگڑھ کالج ، شبلی نعمانی اور دوسرے اہل قلم دانشوروں نے اس کے اقتباسات دئے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ۲۶/اگست ۱۹۴۴ء کے مکتوب میں کارلائل کو زبردست خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا:

"میں جب انگلستان میں طالب علم تھا اس وقت میں نے کارلائل کی اور کتابوں کے ساتھ اس کتاب کا بھی مطالعہ کیا تھا اور اس وقت سے اس مرد عاقل کی عظمت میرے دل میں جاگزیں ہے۔ اس نے ہمارے پیغمبر آنحضرت ﷺ کے حالات اور آپؐ کے کارناموں کی سچی تصویر کھینچ کر **نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ ساری دنیا کی بہت بڑی خدمت کی ہے**"۔

دوسرے اردو تراجم

کارلائل کے اس لیکچر کے اردو زبان میں متعدد تراجم شائع ہو چکے ہیں مثلاً:

۱۔ 'سرور انبیاء' (پروفیسر مہدی حسین ناصری لکھنؤ ۔اشاعت ۱۹۱۲ء)

۲۔ 'سیدالانبیاء' (پروفیسر اعظم خان ایم۔ اے۔ لیکچرار جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ نقش اول ۱۹۳۲ء)

۳۔ 'محمدؐ رسول اللہ'۔ (مولانا عبدالرحمن صاحب عاقل ۔ بمبئی۔ اشاعت ۱۹۳۲ء)

۴۔ 'رسول کریم ﷺ' (جناب پیام شاہجہانپوری مدیر" تقاضے" و مہتمم" ادارہ تاریخ و تحقیق" ریواز گارڈن لاہور ۔ اشاعت اکتوبر ۱۹۹۹ء)

اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صفحہ ۱۹ تا ۱۰۶، کارلائل کے اصل لیکچر کا نہایت عمدہ اور فصیح و بلیغ ترجمہ دیا گیا ہے۔ اور دوسرا حصہ جو کم و بیش پونے دو سو صفحات پر محیط ہے کارلائل کے اعتراضات کے جواب میں ہے۔ قائداعظم کا مذکورہ بالا مکتوب اسی کتاب کے صفحہ ۲۳ سے ماخوذ ہے کتاب کے مؤلف پاکستان کے ممتاز محقق اور اردو ادب کے مسلمہ سکالر ہیں۔ ان کی اس عظیم الشان خدمت کو پاکستان کے علمی حلقوں میں بہت سراہا گیا ہے اور لاہور کے جریدہ "ماہِ نو" اور روزنامہ "دن" نے ان کی اس نئی پیشکش پر شاندار تبصرے بھی کئے ہیں۔

حضرت منشی صاحب کے اردو ترجمہ کا ذکر مستند علمی لٹریچر میں

جہاں تک حضرت منشی عبدالعزیز خان صاحب صادق کے ترجمہ "اسلام اور اس کا بانی" کا تعلق ہے اگرچہ وہ عرصہ سے نایاب ہے تاہم انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی کی جون ۱۹۶۱ء میں شائع کردہ "قاموس الکتب" اردو جلد اول صفحہ ۶۵۶ پر اس کا تذکرہ زیر نمبر ۶۴۸۵ موجود ہے۔ اسی طرح "اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ" کے فاضل مؤلف جناب ڈاکٹر انور محمود خالد صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۵۸ پر اول نمبر پر حضرت منشی صاحب کا ذکر فرمایا ہے ۔ یہ کتاب اقبال اکادمی پاکستان لاہور کے زیر اہتمام پہلی بار ۱۹۸۹ء میں چھپی اور اس موضوع پر اسے ایک مستند حوالہ جاتی کتاب تسلیم کیا جاتا ہے۔

حضرت منشی صاحب کے ترجمہ کی چار منفرد خصوصیات

حضرت منشی عبدالعزیز خان صادق کے اردو ترجمہ کی چار ایسی منفرد خصوصیات ہیں جن کی بدولت ان کے اس علمی کارنامہ کو ایک مثالی لازوال اور یادگار حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

اول...... موجودہ تحقیق کے مطابق طامس کارلائل کے لیکچر کا یہ اولین اردو ترجمہ ہے جو اس کی وفات کے صرف تیرہ سال بعد ۲۲/فروری ۱۸۹۴ء کو منصۂ شہود پر آیا۔

دوم...... اس کے دیباچہ میں کارلائل کے سوانح اور علمی خدمات کا ایک مختصر مگر جامع خاکہ دیا گیا ہے۔

سوم...... ترجمہ میں اس مغربی مفکر کے الفاظ کی وضاحت اور غلط نظریات پر تبصرہ و تنقید کے لئے بکثرت حواشی دئے گئے ہیں اور اس کی مغالطہ آفرینیوں کا ازالہ احمدی علم کلام کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ حضرت منشی صاحبؓ نے کارلائل کے تصورِ الہام و نبوت کو بالکل غلط اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کتاب کے حاشیہ صفحہ ۱۵ پر پوری بصیرت اور جرأت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں لکھا:

"**اس مقام کی پوری تفسیر مرشدنا، برگزیدۂ بارگہ صمد مرزا غلام احمد صاحب مسیح الزمان اور مہدیٔ دوران کے رسالہ جات ...... توضیح مرام، ازالہ اوہام اور آئینہ کمالات اسلام سے مل سکے گی**"۔

چہارم...... اس اولین ترجمہ کو حضرت مترجم نے حضرت حاجی الحرمین حکیم مولانا نورالدین بھیروی کے نام نامی اور اسم گرامی سے مُعَنْوَن (Dedicate) کیا ہے جو نہایت پرکیف، اثرانگیز اور حقیقت افروز الفاظ میں ہے۔ اس تاریخی انتساب کا مکمل متن ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

مشہور مؤرخ جناب اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی نے کیا خوب فرمایا تھا۔

غلامانِ مسیحا میں ایک استاد
یہاں بڑھ کر ہے رستم پہلواں سے
لرزتے نام سے ہیں اس کے دشمن
ہیں اس کی طاقتیں باہر بیاں سے
اُسی کا نامِ نامی نوردیں ہے
نظیر اُس کا زمانہ میں نہیں ہے

(اخبار بدر قادیان ۳۰/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت منشی صاحب کا تاریخی انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعالیخدمت فیضد رجب عمدۃ المحققین قدوۃ المدققین حامی دین متین جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب

عالیجناب! السلام علیکم ۔ ان قومی خدمات جلیلہ تقریری و تحریری و مذہبی توجہات جمیلہ لسانی اور مالی کے لحاظ سے جو جناب کی ذات بابرکات سے رفاہ عام کے بارہ میں علی العموم اور اشاعت اسلام کے پیرایہ میں علی الخصوص معرض ظہور میں آئی ہیں ، علی طریق اداء شکر اس ناچیز پیشکش کو ایک اسکاچ خطیب ژرف نگاہ و ادیب عالی پائگاہ کے مشہور و معروف لیکچر کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے تیمناً و تبرکاً جناب کے نام نامی و اسم سامی سے بلاحصول اجازت منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اس میں کچھ کلام نہیں کہ مقرر موصوف کی تقریروں کا جناب کے وعظوں کی مثل خالصۃً لوجہ اللہ ہونا اس کو محل اعتراض ہی نہیں ٹھیرائے گا بلکہ کھلم کھلا خلاف ادب ثابت کرے گا کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ مسٹر طامس کارلائل صاحب مرحوم کا مدعا اور مد نظر تھا۔

چہ خوش بود کہ برآید بہ یک کرشمہ دو کار

چنانچہ اس ادیب بے بدل نے اس خاص لیکچر کو بھی محض فائدہ عام کی غرض سے اس وقت تک پڑھ کر نہیں سنایا جب تک اپنے سامعین کی پاکٹوں سے جن میں بشپ ، لارڈ ، پروفیسر ، بیرسٹر اور لائق فائق سوداگر و پیشہ ور شامل تھے دو سو پاؤنڈ یعنی ۳۵۵۰ روپیہ بحساب قیمت امروزہ۔ بصورت قیمت ٹکٹ داخلہ اوّلاً رکھوا نہیں لیا ۔ گو اور مسلمان متوکلان خدا اس زر پرستی کو معیوب اور بیجا تصور فرمائیں لیکن میری ناقص رائے میں اس مسیحی خطیب نے خلاف احکام عیسوی عمل نہیں کیا بلکہ اس شنفمیر نے اپنی تقریر بے نظیر سے اُن کو مستفید کرنے سے پیشتر انجیل مقدس کی اس آیت پر عملدرآمد کیا:

"موتیوں کو سوروں کے آگے مت پھینکو"

اس صفت کے اشتراک سے جناب کے روزانہ درسوں اور پبلک لیکچروں کا مبرا ہونا اظہر

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۰؍جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ فاطمہ خواجہ صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف ریڈبرج جماعت (لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب کی والدہ اور مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر کی ممانی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:-

...... مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب شہید آف بھریارروڈ سندھ۔ آپ ۱۷؍جولائی کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(۱)...... مکرمہ گلشن صلاح الدین صاحبہ اہلیہ گروپ کیپٹن مکرم صلاح الدین صاحب آف لاہور۔ آپ ۲۵؍جون کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک، دعاگو، غریب پرور خاتون تھیں جو حضرت شیخ عبدالحق صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔

(۲)...... مکرمہ بیوی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی شریف احمد صاحب (والدہ محمد صدیق کشمیری آف ہنسلو) آپ ۹؍جون ۲۰۰۰ء کو بعمر ۵۴ سال کوٹلی آزاد کشمیر میں وفات پاگئیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰؍اگست بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب ناگی مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ ۸؍اگست کو بقضائے الٰہی لندن میں وفات پاگئی تھیں۔ مرحومہ عرصہ دو سال سے گردے اور دل کے امراض میں مبتلا تھیں۔

مرحومہ نیک خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(۱)...... محترمہ آپا قمر عطاء اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب مرحوم آف لاہور۔

(۲)...... محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اقبال صاحب آف چکلالہ راولپنڈی۔ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۴؍اگست کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ انہیں ۲۵ سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ مکرم منور احمد صاحب جاوید (نائب ناظر ضیافت) کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

"خاتم الانبیاء" زندہ باد کا عارفانہ نعرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ایک احمدی جب خاتم الانبیاء زندہ باد یا ختم المرسلین زندہ باد کا نعرہ لگاتا ہے تو اس احمدی کا یہ نعرہ عارفانہ نعرہ ہوتا ہے کیونکہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ جو رحمۃ للعالمین تھے اور جو سرچشمہ تھے تمام فیوض کا ان کے روحانی فیض ابر باراں کی طرح ہم پر برس رہے ہیں اور آپ کے روحانی فیوض کا اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کررہے ہیں۔ ہمارے لئے آپ ایک زندہ رسول، ایک زندہ ہادی، ایک زندہ معلم اور ایک زندہ محسن کی شکل میں جلوہ گر ہیں۔ اس لئے خاتم الانبیاء زندہ باد کا نعرہ ہمارے دل اور روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے۔ مگر اس کے برعکس دوسرے لوگ خاتم الانبیاء زندہ باد کا جو نعرہ لگاتے ہیں وہ مجوبانہ نعرہ ہے۔ انہوں نے ماضی کی دوریوں میں آنحضور ﷺ کے فیوض کی ایک جھلک دیکھی تھی وہ اس جھلک پر گھائل ضرور ہوئے اور ہم خوش ہیں کہ ہمارے محبوب آقا ﷺ کی ایک جھلک دیکھ کر وہ خاتم الانبیاء زندہ باد کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ مگر ہے یہ ان کا مجوبانہ نعرہ کیونکہ ان کو کچھ بھی پتہ نہیں کہ وہ کیوں خاتم الانبیاء زندہ باد کا نعرہ لگا رہے ہیں مگر ان کے مقابلے میں ہمارا خاتم الانبیاء زندہ باد کا نعرہ لگانا دراصل عارفانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی عظمت کیا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ آپ کا مقام کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ محمد ﷺ کا مقام رب العالمین کے عرش پر خدائے واحد و یگانہ کے دائیں ہے۔ یعنی آپ انتہائی اعلیٰ مقام قرب پر فائز ہوئے اور آپؐ کے فیوض جاری و ساری ہیں۔ ہم اس عرفان کی بنیاد پر کھڑے ہو کر دل اور روح کی گہرائیوں سے یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ خاتم الانبیاء زندہ باد۔

پس آنحضرت ﷺ کے مقام کی یہ حقیقت ہے۔ یہ حقیقت اپنی اولاد کو بھی بتانی چاہئے۔ بسا اوقات ہماری نئی پود غیروں کے منہ سے یہ نعرہ سن کر گھبرا جاتی ہے کہ پتہ نہیں یہ کیا بات ہے؟ یہ ہمارے دشمن کا نعرہ نہیں ہے۔ یہ تو ہمارے اس ساتھی کا نعرہ ہے جو ابھی تک مجوبانہ زندگی گزار رہا ہے بس تھوڑی سی جھلک دیکھی ہے خدا کرے کہ یہ رحمت ان پر بھی برسے اور وہ بھی اپنی زندگیوں میں یہ مشاہدہ کریں کہ خاتم الانبیاء کے معنے کیا ہیں؟ آپؐ کی عظمت شان کیا ہے؟ آپؐ کا کتنا بلند مقام ہے؟ آپؐ کا کتنا اعلیٰ رتبہ ہے؟ آپؐ کے فیوض کیا ہیں؟ آپؐ کے حسن و احسان کے کیا کیا کرشمے ہیں؟"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

بقیہ: پیغامات از صفحہ نمبر ۱۲

آپ کا یہ تعاون دوسرے علاقوں تک بھی ممتد ہو جائے گا۔ آپ کے جلسہ کی کامیابی کے لئے ہماری بہترین تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مخلص

سالیف دیالو (Salif Dialo)

(مشیر صدر مملکت برکینا فاسو)

☆......☆......☆

پیغام جناب آگے ٹوان (Age Toan) ممبر پارلیمنٹ حکومت ناروے و سیکرٹری لیبر پارٹی ناروے

پیارے حضرت مرزا طاہر احمد، سربراہ عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ۔

حضور اقدس! مجھے جماعت احمدیہ مسلمہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ۲۸؍جولائی کو انگلستان میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس عظیم اجتماع کے موقع پر میں دلی مسرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا یہ بین الاقوامی جلسہ کامیاب و پرمسرت ثابت ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ کی طرف سے ہمیں ملنے والی عزت و تکریم اس بات کا ہمیں ثبوت دیتی ہے کہ ہر جگہ جماعت احمدیہ بلا امتیاز مذہب و ملت اور عقیدہ انسانیت سے محبت کرتی ہے۔

انسانیت کی بھلائی کی مساعی میں میری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

بہترین خواہشات کے ساتھ

Age Tovan

☆......☆......☆

پیغام عزت مآب Kjell Engebretsen ممبر پارلیمنٹ ناروے

بحضور حضرت مرزا طاہر احمد سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر مسلمہ۔

حضور اقدس! مجھے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں معلوم ہوا ہے جو کہ ۲۸ تا ۳۰؍جولائی کو انگلستان میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس عظیم جلسہ کے موقع پر میں دلی مسرت کے ساتھ جماعت کے تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ یہ تقریب نئے ہزارویں سال میں منعقد کر رہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کا یہ جلسہ کامیاب و پرمسرت ثابت ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ کی طرف سے ملنے والی عزت و تکریم ہمیں اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ ہم خواہ جو بھی مذہبی عقائد رکھیں اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں ایک اچھے خاندان کے افراد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر آپ کی مزید سعی کے لئے میں نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ بہترین خواہشات کے ساتھ۔

Kjell Engebretsen

ممبر آف پارلیمنٹ۔ ناروے

☆......☆......☆

پیغام نمائندہ خصوصی، صدر مملکت گنی بساؤ

ابراہیم سوری جالو، وزیر مذہبی امور اور معاشیات، ری پبلک آف گنی بساؤ۔

انہوں نے کہا: آج میں جماعت احمدیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی نمائندگی میں شرکت کرتے ہوئے بہت خوشی اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ سب سے پہلے سب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں صدر مملکت گنی بساؤ کا محبت بھرا اسلام پیش کرتا ہوں۔ ہمارے یہاں حاضر ہونے کی خاص وجہ جماعت احمدیہ کی ہمارے ملک میں شاندار خدمات ہیں جو وہ گنی بساؤ میں بجا لا رہے ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ گنی بساؤ میں بھی آپ کے مخالفین حسد کی وجہ سے مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت گنی بساؤ کے نزدیک جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے جو کہ ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ آخر میں تمام احباب کی خدمت میں اس جلسہ کے شاندار اور بابرکت انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

انوار قرآنی کے حصول کی عارفانہ راہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ رقمطراز ہیں:

"حضرت مسیح موعودؑ کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے۔ جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے............ بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپؑ مصلیٰ پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں۔

"یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکوں گا"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول نمبر دوم صفحہ ۱۲ مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور۔ ستمبر ۱۹۱۵ء)

اعتذار

الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر ۳۲ کے صفحہ نمبر ۳ پر شائع شدہ مضمون "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ آپ کا نام سہو کتابت سے شائع ہونا رہ گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت عکاشہؓ بن محصن

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍ستمبر ۹۹ء میں حضرت عکاشہ بن محصنؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ ایک بار آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ اس پر عکاشہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا کہ خدا انہیں بھی اُن لوگوں میں شامل کردے۔ آنحضور ﷺ نے اُن کے لئے دعا کی تو پھر ایک انصاری نے بھی اسی دعا کی درخواست کی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب تو عکاشہ تم پر اس معاملہ میں بازی لے جاچکا ہے۔

ظہور اسلام سے قبل آپؓ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ آپؓ مکہ میں پلے بڑھے اور ہجرت سے قبل قبول اسلام کی توفیق پائی۔ پھر ہجرت کی اور غزوات میں شامل ہوئے۔ غزوہ بدر میں آپؓ کی تلوار ٹوٹ گئی تو آنحضور ﷺ نے آپؓ کو کھجور کی ایک چھڑی عطا فرمائی جس سے آپؓ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ احد، خندق اور دیگر جنگوں میں بھی جوانمردی کے جوہر دکھائے۔ ۶ ہجری میں چالیس صحابہؓ پر مشتمل ایک فوجی مہم بنی اسد کے خلاف مقابلہ کے لئے روانہ کی گئی تو آنحضور ﷺ نے آپؓ کو اُس سریہ کا افسر مقرر کیا۔ جب یہ پارٹی سرعت رفتار کے ساتھ مقررہ مقام تک پہنچی تو اس کی آمد کی خبر پاکر بنی اسد تتر بتر ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ لڑائی کے بغیر دو سو اونٹ اور بھیڑ بکریاں مال غنیمت کے طور پر لے کر واپس آگئے۔

حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں جب حضرت خالدؓ بن ولید کو طلیحہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا تو حضرت عکاشہؓ بھی اس مہم میں شامل تھے۔ آپؓ اور حضرت ثابتؓ اپنے گھوڑوں پر سوار اسلامی لشکر سے آگے آگے چل رہے تھے کہ دشمن کے گھوڑ سواروں سے مڈھ بھیڑ ہوگئی۔ غنیم کے دستہ میں طلیحہ اور اُس کا بھائی سلمہ بھی شامل تھا۔ طلیحہ نے آپؓ پر حملہ کیا اور سلمہ نے حضرت ثابتؓ پر حملہ کرکے اُنہیں شہید کردیا۔ طلیحہ آپؓ کے نرغے میں تھا کہ اُس نے سلمہ کو پکارا جو حضرت ثابتؓ کو شہید کرچکا تھا چنانچہ اُن دونوں نے حملہ کرکے حضرت عکاشہؓ کو شہید کردیا۔ اسلامی لشکر جب اس مقام پر پہنچا تو دونوں کو خاک و خون میں لت پت پایا۔ آپؓ کے جسم پر نہایت خوفناک زخم تھے اور تمام بدن چھلنی تھا۔ دونوں شہیدوں کی تجہیز و تکفین کا اہتمام مسلمانوں کے لشکر نے کیا۔

برکات خلافت

ماہنامہ "اخبار احمدیہ" مئی ۹۹ء میں خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ برطانیہ اپنے ذاتی مشاہدات کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ۵؍جولائی ۱۹۶۷ء کو ربوہ میں خاکسار کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے شرف ملاقات سے نوازا۔ یہ ملاقات خاکسار کی انگلستان میں بطور مبلغ سلسلہ روانگی سے متعلق تھی۔ حضور نے بہت سی دعاؤں اور نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ جماعت میں یہ عام تحریک کریں کہ خلافت سے زندہ تعلق رکھیں، حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کے پاس احباب جماعت بکثرت دعا کیلئے جایا کرتے تھے لیکن آپؓ انہیں ہمیشہ یاد دلاتے تھے کہ دعاؤں کا حقیقی مرکز آج خلیفہ وقت ہیں اور میری ساری دعائیں اُس وقت تک سنی نہیں جاسکتیں جب تک وہ خلافت کے دروازہ سے ہوکر نہ گزریں۔

حضورؒ کی مراد تھی کہ خلیفہ راشد کے مقاصد عالیہ کے تابع جو دعائیں ہوں گی وہی شرف قبول حاصل کریں گی اور حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ بھی احباب کو متوجہ فرماتے رہتے تھے کہ دعاؤں کے حقیقی مرکز سے وابستہ ہو جاؤ، خلافت کے در کے فقیر بن جاؤ، خلافت کی اطاعت کا جؤا اپنی گردنوں پر ڈال لو، پھر خیر ہی خیر ہے۔ امام وقت جو تحریک فرمادیں اسے باقی چیزوں پر مقدم کرلو۔ گویا یہ پیغام الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ کی تفسیر تھا۔

گلاسگو میں جولائی ۶۷ء میں محمد ایوب صاحب جماعت کے صدر تھے۔ بہت ہنس مکھ، مرنجاں مرنج دوست تھے۔ ایک روز مشن ہاؤس (۶۳؍ میلروز روڈ) میں سیڑھیوں کے پاس کھڑے تھے۔ انکے ہاں بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں، کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ موضوع سخن انہی کی ذات تھی۔ کوئی انہیں مشورہ دے رہا تھا کہ فلاں علاج کروائیں تو بیٹا ہوگا۔ خاکسار نے کہا کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے لکھا ہے کہ اپنی بیٹی کا نام بشریٰ رکھیں تو ممکن ہے خدا آئندہ بیٹے سے نواز دے۔ یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سیڑھیوں سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا خدا تو بے نیاز ہے، صرف بیٹی کا نام بشریٰ رکھ دینے سے آئندہ لازماً بیٹا ہو، یہ ضروری نہیں۔ اور پھر حضورؒ نے دریافت فرمایا کس ضمن میں یہ بات ہو رہی ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور یہ ایوب صاحب کھڑے ہیں۔ ان کے ہاں صرف بیٹیاں ہی ہوتی ہیں، بیٹا نہیں ہوتا۔ فرمایا مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ میں بھی دعا کروں گا، آپ مجھے یاد کرواتے رہیں۔ محمد ایوب صاحب بے تکلف دوست تھے۔ ہنس کے عرض کرنے لگے، حضور پھر بیٹی ہوگئی تو! حضور نے فرمایا بندہ کا کام اپنے مولیٰ کریم سے مانگنا ہے، اس کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ آپ مجھے دعا کیلئے یاد کرواتے رہیں۔ چند ماہ بعد محمد ایوب صاحب نے حضورؒ کو اطلاع دی کہ میری بیگم امید سے ہیں۔ حضور بیٹے کیلئے دعا کریں۔ بچے کی ولادت میں ابھی تین ماہ باقی تھے۔ حضورؒ نے انہیں خط لکھا کہ بیٹے کا نام ابراہیم رکھ لیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو بیٹے سے نوازے گا اور سچ مچ خدا کی قدرت کی یہ بات پوری ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں صحتمند بیٹے سے نوازا جس کا نام انہوں نے ابراہیم ہی رکھا۔

انہی دنوں کی بات ہے کہ نعیمہ جمال صاحبہ آف ہیز (یوکے) کی والدہ صادقہ حیدر صاحبہ حضورؒ سے ملیں اور اس ملاقات میں زار و قطار رونے لگیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں نے ہر قسم کے معائنوں کے بعد بتایا ہے کہ ان کے ہاں آئندہ کسی اولاد کی توقع نہیں۔ ان سے بڑھ کر ان کے میاں کی خواہش ہی نہیں بلکہ پُرزور مطالبہ تھا کہ بیٹا ہو...... اس پر حضورؒ کو بہت رحم آیا اور حضور نے بڑے درد کے ساتھ دعا کی اور انہیں بڑے وثوق سے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید اولاد سے نوازے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تمہارے رحم کی حالت ایسی ہے کہ اولاد ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ ان کے ہاتھ میں اس وقت ایک سیاہ رنگ کا بیگ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تمہاری Tubes گل سڑ کے اس بیگ کی طرح ہو چکی ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا ہم پھر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اعجازی طور پر انہیں بیٹے سے نوازا تو ولادت سے بہت پہلے حضورؒ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ ہونے والے بچہ کا نام صادق احمد رکھ لیں اور پھر امۃ السلام منصورہ پیدا ہوئیں جو اب منصورہ منیب احمد کہلاتی ہیں۔

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب شہید

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹؍اگست ۹۹ء میں مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب شہید لاہور کے بارہ میں ایک مختصر مضمون مکرم محمد حفیظ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے جو مرحوم کی بیگم مکرمہ جنت خاتون صاحبہ سے حاصل کی گئی معلومات پر مشتمل ہے۔

آپ حاجی محمد رفیع صاحب جنجوعہ کے بیٹے تھے اور ایم۔ سی پرائمری سکول میں استاد تھے۔ آبائی گاؤں اعوان ڈھایا ضلع لاہور تھا اور باغبانپورہ میں ایک کرایہ کے مکان میں رہائش تھی۔ ۱۹۳۵ء میں مکرم میاں خدا بخش صاحب آف ہانڈو گوجر کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ ۵۳ء میں مولویوں کے مشتعل کرنے پر آپ کے تین شرپسند ہمسایوں نے ایک سکیم بنائی کہ جب آپ کے گھر کے سب افراد گھر میں موجود ہوں تو مکان کو آگ لگادی جائے۔ یہ سکیم کامیاب نہ ہوسکی تو ایک روز وہ سب گھر والوں کو قتل کرنے کے ارادہ سے بیٹھک میں داخل ہوئے۔ ماسٹر صاحب دوسری منزل پر رہتے تھے، انہوں نے گرجدار آواز میں کہا کہ میں بندوق لے کر آرہا ہوں، یہ جائیں نہیں۔ یہ سن کر شرپسند بھاگ گئے لیکن اگلی صبح ۵؍مارچ ۵۳ء کو جب ماسٹر صاحب گھر سے یہ کہہ کر باہر نکلے کہ پہلے تھانہ میں رپورٹ درج کرواکر پھر سکول جاؤں گا، تو گھر کے باہر چھپے ہوئے دشمنوں نے چھریوں سے حملہ کردیا اور شہ رگ کاٹ کر گردن الگ کردی اور نعش کو ایک گٹر میں پھینک دیا۔ گھر والوں کو اطلاع ہوئی تو آپ کی نعش گٹر سے نکالی گئی۔ تینوں مجرم پکڑے گئے لیکن چونکہ کسی نے مقدمہ کی پیروی نہ کی اور ماسٹر صاحب کے بچے چھوٹے تھے اس لئے محلّہ کے ممبران کے کہنے پر مجرم رہا کردئے گئے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اُن کو نامراد کردیا اور اُن کا نام لینے والا بھی کوئی پیچھے نہیں رہا جبکہ ماسٹر صاحب کے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں خدا کے فضل سے ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔

عظیم ریاضی دان "آرتھر کیلے"

عظیم ریاضی دار آرتھر کیلے ۱۶؍اگست ۱۸۲۱ء کو انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والدین روس میں رہتے تھے لیکن کاروبار کے سلسلہ میں انگلینڈ میں رہائش پذیر تھے۔ آرتھر بچپن میں ہی ریاضی کے پیچیدہ مسائل بڑی آسانی سے حل کر لیتے تھے۔ ۱۸۳۴ء میں انہیں ٹرینیٹی کالج میں داخل کروادیا گیا جہاں آپ نے یونانی، فرانسیسی، جرمن اور لاطینی زبانوں پر عبور حاصل کیا لیکن آپ کو ریاضی میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی۔ ۱۸۴۲ء میں آپ نے گریجوایشن کرلیا۔ آپ کو پینٹنگ، کوہ پیمائی اور سیاحت سے بھی دلچسپی تھی۔ تین سال تک ٹرینیٹی کالج میں کام کرنے کے بعد آپ نے ۱۸۴۵ء میں "لنکن ان لندن" میں قانون کی تعلیم حاصل کرنا شروع کردی۔ ۱۸۴۹ء میں آپ بیرسٹر بن گئے۔ وکالت کے پیشے کی آمدنی کے ساتھ آپ نے چودہ سال ریاضی میں اپنی دلچسپی کو آگے بڑھایا۔ اور پھر آپ کو کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضی کے شعبے کا سربراہ منتخب کرلیا گیا جہاں آپ نے خواتین کے کیمبرج میں داخلہ کے سلسلہ میں نمایاں کام کیا۔

۱۸۸۹ء سے ۱۸۹۸ء تک آپکے نوسو سے زیادہ ریاضی کے مقالے کتب کی شکل میں شائع ہوئے۔ آپ نے بہت سے اعزازات حاصل کئے اور ساری عمر ریاضی میں تحقیق کرتے ہوئے بسر کرکے ۲۶؍جنوری ۱۸۹۵ء کو ۷۴ سال کی عمر میں کیمبرج میں انتقال کیا۔ یہ مضمون ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ ستمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
28/08/2000 – 03/09/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 28th August 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.85, First Pt
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.419®
02.30	Documentary
03.00	Urdu Class: Lesson No.412® Rec: 30.09.98
04.20	Learning Chinese: Lesson No.180 ®
04.55	Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna &
	Nasirat Rec.20.08.00
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Kudak No.2
06.55	Dars ul Quran No. 19 Rec:12.02.96
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.419
09.50	Urdu Class: Lesson No.412 Rec.30.09.98 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon
	with Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.76
13.10	*Rencontre Avec Les Francophones*
	Mulaqat: Rec:21.08.00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.148
16.10	Children's Corner: Lesson No.86, Part 1
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Darsul Hadiths
18.20	Urdu Class: Lesson No. 413 Rec:02.10.98
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.420
20.30	Turkish Programme: Various Items
21.00	Rencontre Avec Les Francophones
	Mulaqat: Rec.21.08.00 ®
22.00	Islamic Teachings: Prog.No.1/ Part Two
22.20	Hpmeopathy Class: Lesson No.148®
23.20	Learning Norwegian: Lesson No.76 ®

Tuesday 29th August 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Lesson No.86, Part 1®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.420
02.05	MTA Sports: Kabaddi Final
	Produced by MTA Pakistan
03.10	Urdu Class: Lesson No.413 ®
04.30	Learning Norwegian: Lesson No.76 ®
05.00	*Rencontre Avec Les Francophones*
	Mulaqat: Rec.20.08.00®
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Class: Lesson No.86, Part 1 ®
07.00	Pushto Programme: F/S Rec.24.12.99
	With Pushto Translation
08.20	Islamic Teachings: Programme No.1 ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.420®
09.45	Urdu Class: Lesson No.413 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.5
13.05	*Bengali Mulaqat:*
	Rec:22.08.00
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.120
16.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®
16.45	Children's Corner: Correct Pronunciation
	of Quran Class, Lesson No.6
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.414 Rec:03.10.98
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No 421
20.30	MTA Norway: 'Jesus in India' – Part 10
21.15	Bengali Mulaqat:
	Rec:22.08.00 ®
22.15	Hamari Kaenat : Part 57
	Produced by MTA Pakistan
22.40	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.120 ®

Wednesday 30th August 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.421 ®
02.05	Bengali Mulaqat: Rec.22.08.00 ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.414 ®
04.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.120 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.00	Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw)
	Host: Abdul Wahab Sahib
08.15	Hamari Kaenat: No.57 ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.421 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.414 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Urdu Asbaaq Lesson No.11
13.00	Atfal Mulaqat:
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.121
16.00	Urdu Asbaaq: Lesson No.11 ®
16.30	Children's Corner: Guldasta
17.00	German Service: Various Items,
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.415
19.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.422
20.30	French Programme: Le Siecle du Messie
	Promis No.3 : Production MTA France.
21.05	*Atfal Mulaqat:* ®
22.15	Lajna Magazine: Perahan
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.121 ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.11 ®

Thursday 31st August 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta ®
01.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.422 ®
02.05	*Atfal Mulaqat:* ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.415 ®
04.30	Urdu Asbaq: Lesson No.11 ®
05.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.121 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta ®
07.05	Sindhi Programme: F/S Rec.12.03.99
08.10	Lajna Magazine: Perahan
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.422
09.45	Urdu Class: Lesson No.415 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.57 ®
12.55	*Liqaa Ma'al Arab:*
13.55	Bengali Service: F/Sermon Rec: 29.04.94
	With Bangali Translation
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.149
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.05	Children's Corner: Correct Pronunciation
	of Holy Quran Lesson No.7
	Produced by MTA Pakistan
16.30	Children's Corner: Prog. Waqf-e-nau
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars-e- Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.416 Rec:09.10.98
19.50	*Liqaa Ma'al Arab:* ®
20.50	MTA Lifestyle: Al Maidah
	Presentation of MTA Pakistan
21.05	Tabarukaat: Speech by Maulana
	Abul-Ata Jalandhari Sahib. J/S 1963
22.00	Quiz History Of Ahmadiyyat No.52
	Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.40	Homeopathy Class: Lesson No.150 ®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.56 ®

Friday 1st September 2000

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.15	*Liqaa Ma'al Arab:* ®
02.15	Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1963 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.416 ®
04.25	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.40	Learning Arabic: Lesson No.56 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.150 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.20	Quiz; History of Ahmadiyyat No.52 ®
07.55	Saraiky Programme: F/S Rec.12.11.99
	With Siraiky Translation
08.30	Liqa Ma'al Arab: ®
09.40	Urdu Class: Lesson No.416 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat,....
11.30	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: Live
14.0	Documentary: Waadi-e-Kaghaan
14.20	Majlis -e –Irfan : Rec.26.08.00,
15.25	Friday Sermon: Rec.01.09.00 ®
16.25	Children's Corner: Class No.27, Part 1
	Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.417 Rec: 11.10.98
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.423
20.50	MTA Belgium: Various Items
	Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20	Documentary: Waadi-e-Kaghaan
21.40	Friday Sermon : Rec.01.09.00 ®
22.55	Majlis -e –Irfan :From Germany ®

Saturday 2nd September 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Class No.27, Part 1 ®
	Produced by MTA Canada
	Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.423 ®
02.10	Friday Sermon: Rec.01.09.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.417 :Rec.11.10.98®
04.20	Computers for Everyone: Part 63
05.00	Majlis -e –Irfan : From Germany ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Class No.27, Part 1 ®
	Produced by MTA Canada
07.20	MTA Mauritius: Various Progs.
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.423 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.417 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.41
13.00	German Mulaqat:
	With Huzoor and German Speaking guests
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Quiz: Khutabat-e-Imam
	From 10th & 17th & 24th September 1999
15.25	MTA Variety: Entertainment Programme
	Produced by MTA Pakistan
15.55	Children's Class: With Huzoor
	Recorded in London
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.418 Rec:14/10/98
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.424
20.55	Arabic Programme: Various Items
21.25	Children's Class Rec:02/09/00 ®
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.40	Documentary: Waadi-e-Kaghaan®
23.00	German Mulaqat:
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV®

Sunday 3rd September 2000

00.05	Tilawat, News
00.50	Quiz Khutabat e Imam
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.424 ®
02.00	Canadian Horizons: Children's Class
	Hosted by Naseem Mehdi Sahib
03.00	Urdu Class: Lesson No.418 ®
04.30	Learning Danish: Lesson No.41 ®
04.50	Children's Class: With Hazoor
	Recorded in London ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.05	Quiz Khutbat-e-Imam
07.20	German Mulaqat: ®
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.424 ®
09.30	Urdu Class: Lesson No.418 ®
10.40	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.45	Learning Chinese: Lesson No.181
	With Usman Chou Sahib
13.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat :
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.15	Bengali Service: Various Programmes
15.20	Friday Sermon: Rec.01.09.00
16.35	Childrens' Class: No.86, First Part
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
17.05	German Service: Various Items
18.15	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.419 Rec.16.10.98
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.425
20.50	Albanian Programme: Part 1
21.20	Dars ul Quran: Lesson No.20
23.00	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
	Recorded in London

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, August 25, 2000 | Issue No. 34

برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر
معزز مہمانوں کے خصوصی پیغامات اور مختصر خطابات

مورخہ ۳۰؍جولائی بروز اتوار صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب کی صدارت میں معزز مہمانوں نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر گھانا کو دعوت دی کہ وہ گھانا کے غیر از جماعت جید لیڈر کا تعارف پیش فرمائیں۔ مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نے بتایا کہ ہمارے اس معزز مہمان کا نام استاذ محمد بن السعد خلیفہ ہے اور تیجانی فرقہ کے لیڈر ہیں۔ گھانا کے اکثر مسلمان اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ استاذ محمد نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور مہمانوازی کا شکریہ ادا کیا۔

کونسلر Mrs.Phyllis Petit جو بریڈفورڈ کی پہلی خاتون ڈپٹی لارڈ میئر ہیں انہوں نے کہا کہ میں فخر محسوس کرتی ہوں اور بہت خوش ہوں کہ اس شاندار جلسہ میں شریک ہونے کا موقع ملا ہے۔ میں آپ کی گرمجوشی اور مہمانوازی کی ممنون ہوں۔ انہوں نے مکرم عبدالباری ملک جے۔پی۔ کے حوالہ سے بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جو وہ اس علاقہ کی بہبود کے لئے کررہی ہے۔

☆......☆......☆

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے موصول ہونے والے بعض پیغامات پڑھ کر سنائے۔

پیغام عزت مآب ٹونی بلیئر
وزیراعظم برطانیہ

جماعت احمدیہ مسلمہ کے امسال کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے اس موقع پر میں بہت مسرت محسوس کررہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ سب کے لئے یہ جلسہ نہایت پر مسرت ہو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جلسہ بہت ہی کامیاب ہوگا۔

نیک تمناؤں کے ساتھ
ٹونی بلیئر

☆......☆......☆

پیغام عزت مآب جناب ولیم ہیگ
ممبر آف پارلیمنٹ

جماعت احمدیہ مسلمہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے ہر ایک فرد کے لئے نیک تمناؤں اور خواہشات کا پیغام بھجواتے ہوئے ازحد خوشی محسوس کررہا ہوں۔

جماعت احمدیہ کی ساری دنیا میں بنی نوع انسان کے لئے خدمات بے مثل ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ جلسہ کامیاب اور پر مسرت رہے گا۔

ولیم ہیگ۔ ممبر آف پارلیمنٹ (قائد حزب اختلاف)

☆......☆......☆

پیغام۔ عزت مآب چارلس کینیڈی
ممبر آف پارلیمنٹ۔ برطانیہ

آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت میں اپنی نیک تمناؤں پر مشتمل پیغام ارسال کرتے ہوئے بہت خوشی وانبساط محسوس کررہا ہوں۔

سارے عالم میں اس جماعت کی خدمات جلیلہ بالخصوص مہاجرین کی آبادکاری نیز دیگر محتاج اور ضرورت مندوں کی امداد کے سلسلہ میں آپ کی کارروائیاں قابل قدر ہیں۔ کوسوو، ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں آپ کے رضاکاروں کی بے لوث خدمات قابل تحسین اور بے نظیر ہیں۔

یہاں برطانیہ میں بھی جماعت احمدیہ مسلمہ نے ہماری تہذیب اور ہمارے معاشرہ کو قوتِ نو بخشنے کے لئے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔

میں اس جلسہ میں شرکت کرنے والے ہر فرد بشر اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے ہر مؤید کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سردست بہت ہی نیک تمناؤں کے ساتھ
چارلس کینیڈی۔ ممبر آف پارلیمنٹ
(لیڈر آف دی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی۔ برطانیہ)

☆......☆......☆

پیغام۔ آنریبل Koumba Yala
صدر۔ ریپبلک آف گنی بساؤ

بخدمت عالی مرتبت حضرت مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع۔ لندن

لندن میں منعقد ہونے والے عالمگیر اسلامی ۳۵ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آپ کی پرشفقت دعوت پر میں آپ کا بے حد شکرگزار ہوں۔ بے انتہا مصروفیات کے باعث اس جلسہ میں بنفس نفیس خود شرکت نہ کرسکنے کا مجھے بے حد افسوس ہے۔ تاہم اس مقصد کے لئے میں آپ کی خدمت میں دو خصوصی وزراء مملکت کو بھجوا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک عزت مآب ابراہیم سوری جالو ہیں جو مذہبی امور اور معاشیات کے میرے وزیر ہیں اور دوسرے جناب جوس گاسپر گومس فرنانڈیس جو کہ قانونی معاملات میں میرے خاص مشیر ہیں۔ یہ دونوں آپ کے جلسہ میں میری نمائندگی کریں گے۔

ان دونوں ذمہ دار وزراء مملکت کے ذریعے میں اپنا پیغام ارسال خدمت کررہا ہوں۔ دونوں وزراء کو میں اپنی طرف سے پورے اختیارات سونپ رہا ہوں کہ میری طرف سے آپ کی خدمت میں نیک جذبات پہنچائیں۔

براہ کرم میری طرف سے آپ کی صحت اور خوشیوں سے بھرپور زندگی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے میری نیک تمناؤں کو قبول فرمائیے۔

کومبایالا۔ (صدر۔ ریپبلک آف گنی بساؤ)

☆......☆......☆

پیغام۔ جناب توماسی پاپا،
گورنر جنرل۔ طوالو

حضور اقدس مرزا طاہر احمد۔ سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر۔

حضور اقدس! یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ کے امسال کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کررہا ہوں۔ مجھے دو دفعہ آپ سے لنڈن میں ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے اور میں آپ کی جماعت کو کئی سالوں سے جانتا ہوں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ آپ کی جماعت انسانیت کو خداتعالیٰ اور اس دنیا میں دائمی امن کی طرف لے جانے والی ایک راہنما جماعت ہے۔

میں حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعاگو ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میری بیگم بھی جو کہ آپ سے شرف ملاقات پا چکی ہیں میرے ساتھ میری نیک تمناؤں میں شریک ہیں۔ آپ کا مخلص۔ توماسی پاپا
(گورنر جنرل۔ طوالو)

☆......☆......☆

پیغام عزت مآب جناب بنجمن ولیم مکاپا
(Benjamin William Mkapa)
(صدر۔ جمہوریہ تنزانیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے راہنما۔ السلام علیکم

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ ۲۸؍ تا ۳۰؍جولائی ۲۰۰۰ء لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ میں اس موقع پر اپنی اور حکومت تنزانیہ کی طرف سے آپ کو اور آپ کی جماعت کو نہایت پرخلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میں جماعت احمدیہ کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ جماعت احمدیہ گزشتہ چھیالیس سال سے ہمارے ملک میں قائم ہے اور اس کی شاخیں پورے ملک میں پھیلی چکی ہیں۔ اس عرصہ میں جماعت نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک پرامن، تعاون کرنے والی، قانون کی پابند، عفوودرگزر کرنے والی اور معاملہ فہم مذہبی جماعت ہے۔

تنزانیہ کو روحانی طور پر فیض پہنچانے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں تعلیم اور صحت جیسے شعبوں میں بھی ایسی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے جن کی ہمارے ملک کو بہت ضرورت ہے۔

متحدہ جمہوریہ تنزانیہ کی حکومت جماعت احمدیہ کی جملہ خدمات کو بڑی ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ملک کی ترقی اور عوام کی روحانی و جسمانی بھلائی کی مساعی کو سراہتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اکیسویں صدی کے نئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے میں اپنے نعرہ "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کے مطابق ہماری مدد کے لئے اپنی سعی کو دوچند کر دے گی۔ خدا کرے کہ آپ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ نہایت کامیاب ہو۔

بنجمن ولیم مکاپا (صدر جمہوریہ تنزانیہ)

☆......☆......☆

پیغام صدر مملکت بورکینا فاسو
جنرل سیکرٹریٹ از مشیر صدر مملکت

(۲۴؍جولائی ۲۰۰۰ء)

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح۔ عالی مرتبت!
آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت بورکینا فاسو کی طرف سے میں آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس نادر موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم ان خدمات پر آپ کو دلی خراج تحسین پیش کریں جو آپ ہمارے ملک کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بہبودِ صحت کے میدان میں سرانجام دے رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔